سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا مشہور و معروف اخبار جسکو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنا ایک بازو قرار دیا

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِھِمْ

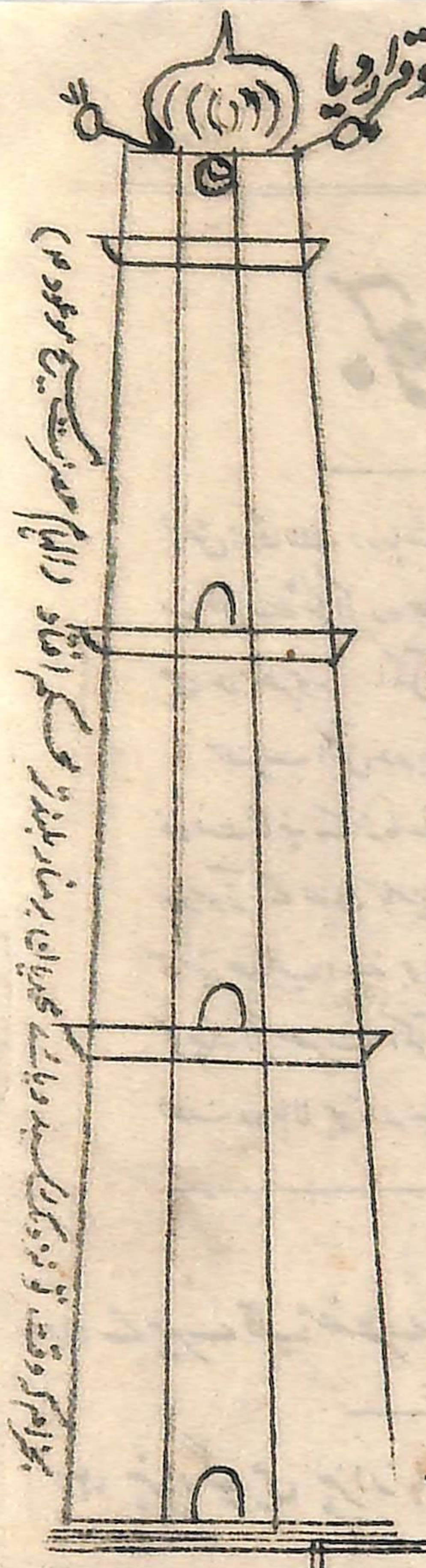

الحکم

ہفتہ وار اخبار

قادیان

دور جدید

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیاں بینی
دوا بینی شفا بینی غرض دارالاماں بینی

بیا در بزم مستاں تا بہ بینی عالمے دیگر
بہشتے دیگر و ابلیس دیگر آدمے دیگر

چندہ سالانہ

حکومت اور والیان ریاست
سے ۱۲
امراء و رؤساء سے ۸عہ
معاونین سے ۶عہ
عوام سے ۴عہ
ممالک غیر سے ۶/۱۲

مدیر اعلیٰ:-
شیخ یعقوب علی تراب احمدی عرفانی
مدیر مسئول:-
شیخ محمود احمد عرفانی
مجاہد مصری

جلد ۴۷ مورخہ ۲۱/۲۸ اپریل سنہ ۱۹۴۳ء مطابق ۲۱/۲۸ شہادت سنہ ۱۳۲۲ ہش نمبر ۱۵ و ۱۶

ہماری مجلس مشاورت

اسس سال ہماری مجلس مشاورت ۲۳-۲۴-۲۵ اپریل کو خدا تعالےٰ کے فضل وکرم سے منعقد ہوئی۔ مجلس مشاورت کی روزانہ کارروائی معزز روزنامہ الفضل میں شائع ہوتی رہی ہے۔ اور اس طرح احباب کے ہاتھوں میں پہنچ چکی ہے۔ میں ان شائع شدہ امور کے تکرار میں کوئی فائدہ نہیں پاتا۔ بلکہ مجلس مشاورت کے متعلق اپنے تاثرات شائع کر دینے مناسب خیال کرتا ہوں۔

مجلس مشاورت اسلام کا ایک ضروری جزو ہے

(۱)

مسلمان کو جو دستور عمل دیا گیا تھا۔ اس میں سب سے بڑی چیز

وحدت ملی

تھی۔ اس لیے کہ قوموں کی ترقی کا راز وحدت ملی میں پنہاں ہے۔ وہ کثرت میں وحدت اور وحدت میں کثرت کے راز کو جان لیتے تھے۔ یہی وہ چیز ہے۔ جو جس قوم میں پیدا ہو جاتی ہے۔ وہ اس قوم کو کانھم بنیان مرصوص سیسہ پگھلی دیوار بنا دیتی ہے۔ اس لئے مسلمانوں کا تمدن مذہب کے قالب میں ڈھال دیا گیا تھا۔ چنانچہ نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ۔ جہاد وغیرہ کے مذہبی اصول۔ سفر و حضر۔ بود و ماند میل۔ ملاقات کے تمدنی اصول سب ایسے رنگ میں ڈھال دیئے گئے۔ کہ دنیا کے کسی کونے میں بسنے والے مسلمانوں کو دیکھ لو۔ اگر وہ اسلام پر عامل ہوں گے۔ تو باوجود اختلاف ملک اور اختلاف زبان اختلاف عادات و اطوار ان سب کا تمدن ایک ہوگا۔ یہی وہ چیز تھی۔ جس نے ان کو باوجود الگ ہونے کے ایک کر دیا تھا۔ اور اس میں عربی عجمی۔ ہندی و ترکی کا کوئی امتیاز باقی نہ تھا۔ مگر افسوس جب مسلمانوں کا شیرازہ بکھرا۔ تو وہ گرہ جس نے ان کو باندھ رکھا تھا۔ کھل گئی۔ اور وہ سب ایک دوسرے سے اجنبی ہو گئے۔ اس طرح ان کی وحدت ملی جاتی رہی۔

مگر

آج خدا تعالےٰ نے جب جماعت احمدیہ کو اپنی تمام نعمتوں کا وارث بنا دیا۔ تو اسی جماعت کو اس تمام گمشدہ متاع کا وارث کر دیا۔ سب سے بڑی چیز اس سلسلہ میں

امام کا وجود ہے

روئے زمین کے مسلمانوں کے حالات پڑھ کر دیکھ لو۔ آج مسلمانوں کا کوئی اور کہیں بھی امام نہیں۔ جو ان کو وحدت مرکزی پر قائم رکھ سکے۔ مگر یہ نعمت صرف اور صرف ہم کو ہی نصیب ہے۔ اسی طرح اس وحدت کے قیام کے لئے ایک دوسری چیز مجلس شوریٰ ہے۔ کیونکہ مسلمانوں کا طرۂ امتیاز یہ ہے۔ الامر بینھم شوریٰ۔ اور یہ اسی لئے رکھا گیا۔ کہ ان میں اختلاف فی الرائے نہ ہو۔ اور وہ سب متفق اور متحد اور یک جان ہو کر اسلام کی خدمت میں لگے رہیں۔

نیز

اس طرح ایک وقت میں بہت سے دماغ مل کر ایک چیز کے روشن اور سیاہ پہلوؤں پر غور کر سکیں۔ اور فرد کی قوت فکریہ افراد کی قوت فکریہ سے ٹکرا کر ایک نئی چیز پیدا کر سکے۔

اور ہر فرد کو اس امر کا احساس ہو۔ کہ وہ ایک بڑی قوم کا جز ہے۔ اور اس کا وجود قوم کے وجود میں شامل ہو کر ایک بڑی چیز بن چکا ہے۔

اور قوم کو یہ خیال ہو۔ کہ قومیں افراد سے بنتی ہیں۔ اور آگے بڑھنے کے لئے ہر فرد کو لیکر بڑھنا پڑے گا۔ ایسے افراد کے اندر ہر دم حیات نو پیدا کرتے رہنے کی ضرورت ہے۔

اسس طرح

مجلس شوریٰ بیک وقت قوم اور افراد کے لئے ایک تازگی بخش چیز ثابت ہوتی ہے۔

مجلس شوریٰ ہم کو یہ بھی ایک سبق دیتی ہے۔ کہ وحدت ملی کے ساتھ قوم کی قوت عمل اور قوت پرواز بہت بڑھ جایا کرتی ہے۔

چنانچہ

ہم ہر سال دیکھتے ہیں۔ کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ اپنے مقدس امام کے زیر سایہ بڑی سرعت سے ان تمام برکات سے حصہ لے رہا ہے۔ جن پر عمل کرنے کا اسلام نے حکم دیا تھا۔ مگر آج مسلمان ان کو ترک کر چکے ہیں۔ آج دنیا میں نہ کہیں مسلمانوں کا امام ہے۔ اور نہ کہیں ان کی مجلس شوریٰ۔ یہی وجہ ہے۔ کہ مسلمانوں میں سوائے انفرادیت کے کہیں وحدت ملی نظر نہیں آتی۔ ہر جگہ تفرقہ اور پراگندگی ہے۔ نہ ان کی عقول متحد ہو کر قومی معاملات میں کچھ غور کرتی ہیں۔ اور نہ وہ متحد فی الخیال اور نہ ہی متحد فی العمل ہو سکتے ہیں۔

مگر

(بقیہ ملاحظہ ہو صفحہ ۲ پر)

جواہر پارے

بعض اوقات دریائے تفکر میں ایک موج اٹھتی ہے۔ اور اٹھتے ہی حباب آسا گم یا ساحل سے ٹکرا کر رہ جاتی ہے۔ اس کا نمونہ مفصلہ ذیل متفرق اشعار و ناتمام افکار میں ملاحظہ ہو۔ اکملؔ عفا اللہ عنہ۔

حضرت اکملؔ دربار مسیحؑ کے شاعر ہیں۔ اس کے ساتھ ہی آپ کو خلافت اولیٰ اور خلافت ثانیہ کے زمانے کی برکات سے بھی حصہ ملا۔ ان کے اشعار میں روحانیت عشق اور سوز کے علاوہ تاریخ کا بھی بہت سا حصہ موجود ہے۔ مجھے مسرت ہے۔ کہ جناب قاضی صاحب اپنے جواہر پاروں کے لئے بزم قدیم کی ایک قیمتی اور تاریخی یادگار کو چنا۔ اگر حضرت اکملؔ کبھی کبھی الحکم کو اسی طرح یاد کرتے رہیں۔ تو یاران قدیم کا لطف دوبالا ہوتا رہے ؟ (ایڈیٹر)

(۱) اے میرے قلبِ مضطرب چل تو قادیاں میں
تسکین پا رہی ہیں ارواح جس مکاں میں

(۲) ہزار گیا میں ہزار بار آیا
مگر نہ پھر بھی دلِ آزار کو قرار آیا

(۳) وطن سے دور اتنی دور۔ طرحِ آشیاں رکھدی
کہاں پر لا کے یارب تو نے اپنی قادیاں رکھدی

(۴) محفلِ ناز میں تھا بار مجھے بھی حاصل
اس قدر جلد عزیزانِ وطن بھول گئے

(۵) یہ کون چیخ چیخ کے روتا ہے آج رات
دیکھو کہیں یہ اکملِ آشفتہ سر نہ ہو

(۶) میرے سجودِ شوق نے کفر کو دیں بنا دیا
یعنی صنم کدے ہی سے مجھکو خدا ملا دیا

(۷) آہ وہ باہم الفتیں۔ آہ وہ پیہم صحبتیں
میں تو نہیں بھلا سکا تو نے مجھے بھلا دیا

اکملؔ تو جان و دل سے قربان ہو گیا ہے
حاصل اسے خدا کا عرفان ہو گیا ہے

واعظ سے جا کے کہدو کافر بنا رہے تھے
یہ کفر بڑھتے بڑھتے ایمان ہو گیا ہے

ہم نے اے مہدئ دوراں تجھے پہچان لیا
اور پہچان کے پھر مان لیا۔ مان لیا

تیری ہی ذات مقدس سے ہے دنیا آباد
ہم نے اس عالمِ امکان بہت چھان لیا

قادیاں دارِ اماں مسکن و مدفن ہو گا
آج سے ہم نے یہی جی میں ہے بس ٹھان لیا

(۸) پھول مرجھا گئے دورِ خزاں دیکھا کئے
ہم زمیں والے یہ دورِ آسماں دیکھا کئے

جو بھیجا ہے ہم پر کلامِ آسمانی
الٰہی یہ تیری بڑی مہربانی

میں ہوں عبدِ رحماں کہوں گا یہ ہر آں
میں ہوں قادیانی۔ میں ہوں قادیانی

میکدے سے دور ہوں ہرچند۔ پی لیتا ہوں میں
جبکہ مرتے مرتے کچھ دن اور جی لیتا ہوں میں

سوزنِ تدبیر کا رشتہ ہے کچھ تقدیر سے
زخم کھل جاتے ہیں سینے کے تو سی لیتا ہوں میں

شکر نعمتہائے او چنداں کہ نعمتہائے او
کیونکہ خالق نے یہ پیدا کی ہیں مومن کے لئے

جن جفا کاروں نے توڑے تھے غریبوں پہ ستم
ان سے بدلے میرے مولیٰ نے بھی گن گن کے لئے

اس گلی سے بھی نہ گزرے کندھا دینا تو الگ
عمر بھر جیتے رہے پھر مر گئے جن کے لئے

جبکہ ہے اللہ بس باقی ہوس ہی ٹھیک بات
کیوں بھٹکتے پھرتے ہیں اغیار ضامن کے لئے

قادیاں میں جذبۂ عشقِ نبی لایا مجھے
دیکھئے کب آتا ہے۔ آئے ہیں جس دن کے لئے

سال ہے پینتیسواں ہر روز حاضر ہوتا ہوں
یاد کر کر کے وہ عہدِ خوشتریں میں روتا ہوں

روتا ہوں اپنی خطاکاری و غفلت پر بسوز
اشکِ پیہم سے گنہ کے داغ کالے دھوتا ہوں

ساقیوں نے موتیوں سے بھر لیں اپنی جھولیاں
اور میں دامن میں جو اپنے تھا وہ بھی کھوتا ہوں

اٹھا دو اٹھا دو یہ چنگ و رباب
ہٹا دو ہٹا دو یہ جامِ شراب

کہ بدلی گئی بزم ہے رزم سے
ہوا انقلاب آہ کیا انقلاب

زمیں پر ہیں کشتوں کے پشتے لگے
اور اموال ضائع ہوئے بے حساب

گرنے والے ان کا دامن تھام لے
ساقئ کوثر کے ہاتھوں جام لے

ذکرِ حق کے بعد ہو ذکرِ رسول
نام پاک ان کا بصد اکرام لے

اکملِ محزوں غنیمت جان کر
سرمدی نعمت یہ صبح و شام لے

ہمدمو چھوڑ دو دل کھول کے رو لینے دو
داغِ دل اشکِ ندامت سے یہ دھو لینے دو

نظم میں نثر کی تحویل دکھائیں گے تجھے +
احمدیت کو نظامت میں سمو لینے دو

ہار کرنا ہے مجھے پیشکش جانِ جہاں
رشتۂ شوق میں موتی یہ پرو لینے دو

قبر میں جلدی سوالات کی ایسی کیا ہے
دیر کا جاگا ہوا ہوں مجھے سو لینے دو

احمدیت ہی سرافراز بالآخر ہو گی
اس سے پہلے جو بھی ہوتا ہے وہ ہو لینے دو

ایک دن بامِ ثریا پہ پہنچ جائیں گے
آبرو از پئے دیں پہلے ڈبو لینے دو

رائیگاں عمر گنواتے ہیں نہیں باز آتے
قدرِ گوہر کی اہنیں آئے گی کھو لینے دو

آبلہ پائی کا اک طرح سے یہ بھی ہے علاج
پاؤں نازک ہیں تو کیا ؟ کانٹے چبھو لینے دو

حضرت نبی کریمؐ نے فرمایا بار بار
سب عمر اپنی طاعتِ معبود میں گذار

(اکملؔ عفا اللہ عنہ)

درخواست دعا

خاکسار کی والدہ صاحبہ وہمشیرہ صاحبہ اکثر بیمار رہتی ہیں۔ احباب جماعت ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرماویں۔

(خاکسار خواجہ عبد الحی دوکاندار دارالرحمت قادیان)

سیرت المہدیؑ کا ایک ورق

روایات حکیم دین محمد صاحب سپرنٹنڈنٹ ملٹری اکاؤنٹس مقیم ملایا

(بتوسط صیغہ تالیف و تصنیف قادیان)

حکیم صاحب سنگاپور پھر کوالالمپور میں فوجی خدمت کے سلسلہ میں رضاکارانہ طور پر گئے تھے۔ آج کل جاپانی قیدی ہیں۔ احباب ان کے لئے نیز دیگر احمدی قیدیوں کے لئے دعا فرمادیں (ایڈیٹر)

(۱) میں جب ۱۹۰۲ء میں قادیان آیا۔ تو اس وقت احمدی نہ تھا۔ مگر طلباء مدرسہ تعلیم الاسلام کی دینی تعلیم و تربیت دیکھ کر میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوا۔ کہ احمدی ہوئے بغیر اگر یہ دینی تعلیم حاصل ہو جائے۔ تو ساری عمر کام دے گی۔ کم از کم اپنی رہنمائی کے لئے قرآن کریم اور احادیث سے واقفیت پیدا ہو جائے گی۔ بصورت نہ ہونے دینی تعلیم کے ساری عمر اندھوں کی طرح دوسروں کے سہارے اور دوسروں کی باتیں سنکر زندگی بسر کرنا ہوگی۔ چنانچہ میں نے اپنے والد صاحب مرحوم کے ذریعہ دریافت کروایا۔ کہ اگر کوئی غیر احمدی لڑکا اس سکول میں تعلیم حاصل کرنا چاہے۔ تو کیا وہ غیر احمدی ہوتے ہوئے داخل مدرسہ ہو سکتا ہے۔ اس وقت حضرت مولوی شیر علی صاحب ہیڈ ماسٹر تھے۔ ان سے جواب ملا۔ کہ بڑی خوشی سے۔ بلکہ مدرسہ میں بعض سکھ اور ہندو طلباء بھی تعلیم پاتے ہیں۔ ان کے لئے دینیات پڑھنے کی پابندی نہیں۔ اور تمہارے لئے کہ جس نے پہلے دینیات کو نہیں پڑھا۔ فریق ہی بنا دیں گے۔ اور دینیات کی تعلیم ابتداء سے شروع کرادی جائے گی۔ میں بحیثیت ایک غیر احمدی طالب علم مدرسہ میں داخل ہوا۔ بورڈنگ ہاؤس میں آئین سکول کی پابندی سے رہنے لگا۔ سکول کے طلباء سے جو گرد و پیش رہتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی کے متعلق کچھ سوال و جواب ہوتے رہتے تھے۔ حضرت مولوی شیر علی صاحب کی توجہ بھی اس امر کی طرف ہوئی۔ اور انہوں نے از راہ لطف و کرم مجھ غیر احمدی طالب علم کو نہایت شرح و بسط کے ساتھ کئی روز تک شام کے وقت میرے سوالات اور اعتراضات کے جواب دیتے رہے۔ مذہبی علم کی کمی کے باعث سوالات تو ختم ہوئے۔ مگر دل کی تسلی نہ ہوتی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام موسم گرما میں جب سیر کے لئے تشریف لے جاتے۔ تو حضور ؑ کے ساتھ اور لوگوں کا بھی مجمع ہوتا تھا۔ چنانچہ میں بھی ساتھ ہو لیتا تھا۔ اور مسئلہ مہدویت و مسیحیت کی تقریریں جو سیر کے دوران میں فرمایا کرتے تھے۔ توجہ سے سنا کرتا۔ اکثر مہمان تحقیق حق کے لئے آتے۔ سوالات کرتے اور حضرت اقدس ان کے جواب میں تقریر فرماتے۔ جسے میں بڑی توجہ سے سنا کرتا۔ کیونکہ میرے سوالات بھی اسی قسم کے ہوتے تھے۔ مگر کمی علم کے عذر پر میں قبول احمدیت سے رکا ہوا تھا۔

ایک روز دوران تقریر میں حضرت اقدس ؑ نے فرمایا۔ کہ جس شخص کی علمی دلائل سے تسلی نہ ہو۔ اور وہ میرے دعویٰ کے متعلق فیصلہ نہ کر سکے۔ تو اسکو چاہیئے۔ کہ خالی الذہن ہو کر اللہ تعالےٰ سے دعا کرے۔ اور خدا تعالےٰ سے پوچھے۔ کہ میرا دعویٰ اس کے حکم سے ہے۔ یا میری طرف سے ہے۔ اور بڑے زور سے فرمایا۔ کہ جب اللہ تعالےٰ کا یہ وعدہ ہے۔ کہ (۱) اجیب دعوۃ الداع اذا دعان (۲) والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا (۳) نحن اقرب الیہ من حبل الورید۔ تو نا ممکن ہے۔ کہ کوئی شخص اللہ تعالےٰ سے چند روز پورے الحاح و گریہ و زاری سے دعا کرے۔ اور اللہ تعالیٰ اسکی راہ نمائی نہ کرے۔ مجھے یہ سنکر بڑی خوشی اور تقویت حاصل ہوئی۔ اور مجھے یہ محسوس ہوا۔ کہ یہ بات گویا حضور علیہ السلام نے میری راہ نمائی کے لئے فرمائی ہے۔ چنانچہ میں نے اسی دن سے نوافل میں یہ دعا شروع کی۔ اور کثرت سے درود شریف اور استغفار پڑھنا شروع کیا۔ چند روز کے بعد اللہ تعالےٰ نے مندرجہ ذیل خواب کے ذریعہ مجھ پر یہ کھول دیا۔ کہ حضور علیہ السلام کا دعویٰ مسیحیت و مہدویت حق ہے۔ اور میں نے احمدیت کو صدق و شوق سے قبول کیا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

خواب میں نے دیکھا کہ ایک سکول کے ہال میں طلباء فرش پر ایک دوسرے کے بالمقابل اور پچھلے طلباء کی گردن سے کمریں لگا کر بیٹھے ہوئے ہیں۔ اور امتحان کی تیاری میں ہیں۔ کہ ممتحن ابھی سوال لکھائے گا۔ اور لڑکے جواب پرچوں پر تحریر کریں گے۔ آخر ممتحن نے سوال لکھایا۔ ؎

ہر وقت زمانہ شش باشد و بس"

جب ممتحن نے یہ مصرعہ با فقرہ بولا۔ تو میں نے قلم کو کاغذ کے قریب کیا۔ مگر قلم نے نہیں لکھا۔ بلکہ خود بخود یہ مصرعہ سرخ روشنائی سے میرے کاغذ پر لکھا گیا۔ اور میں بیدار ہو گیا۔ میرا سوال خدا تعالےٰ سے یہ تھا۔ کہ وہ اپنے فضل و کرم سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ کے متعلق میری رہنمائی فرمائے۔ سو اس نے اس مصرعہ کے ذریعہ میری رہبری فرما دی۔ جس کے پڑھنے سے میری توجہ اس طرف مبذول ہوئی۔ کہ ہر وقت خدا کا کوئی نہ کوئی مامور دین کی خدمت کے لئے اور مسلمانوں کی رہنمائی کے لئے دنیا میں مبعوث ہوتا رہتا ہے۔ اس قاعدہ کے لحاظ سے جبکہ اور کوئی دعویٰ دار ماموریت کا دنیا میں موجود نہیں۔ تو حضرت مسیح موعود کا دعویٰ بر وقت اور برحق ہے۔ اور یہ وقت آپ ہی کا زمانہ ماموریت ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں۔ کہ اس نے میری تسلی کر دی اور حضرت اقدس ؑ کے دعویٰ کے متعلق میرے تمام خدشات دور کر دیئے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعویٰ میرے لئے روز روشن کی طرح حق ثابت ہو گیا۔ فالحمد للہ۔

(۲) غالباً مئی ۱۹۰۲ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام درد گردہ سے بیمار ہوئے۔ جسکی وجہ غالباً دو ہفتہ تک گھر سے باہر تشریف نہ لا سکے۔ ان ایام میں ایک روز حضور علیہ السلام نے اندر سے خدام کو پیغام بھیجا۔ کہ آپ کی شفا کے لئے دعا کی جائے۔ اس غرض کے ماتحت کل خدام حاضرہ قادیان معہ طالب علمان مدرسہ تعلیم الاسلام و سٹاف اور جملہ مہمانان وارِدہ مہمانخانہ مسجد اقصیٰ میں وضو کر کے گئے۔ اور حضور علیہ السلام کی شفایابی کے لئے ہر ایک صاحب نے نوافل میں لمبی لمبی دعا کی۔ بعض احباب اس قدر گریہ و زاری اور آہ و بکا میں مشغول تھے۔ کہ مسجد اقصیٰ میں ایک کہرام مچا ہوا معلوم ہوتا تھا۔ بندہ بھی اس دعا میں شریک ہوا۔ اس کے بعد اللہ تعالےٰ نے حضور علیہ السلام کو شفا عطا فرمائی۔ اور چند روز بعد حضور حسب دستور مسجد مبارک میں نماز کے لئے تشریف لائے۔ مگر بڑے کمزور تھے۔

(۳) ان ایام (۱۹۰۲ء) میں حضور علیہ السلام نمازوں کے لئے مسجد مبارک میں تشریف لاتے۔ حضرت مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم امام الصلوۃ ہوتے تھے۔ احباب معہ مولانا موصوف حضور علیہ السلام کی تشریف آوری کا انتظار کرتے تھے۔ حضور علیہ السلام فرائض سے پہلی سنتیں گھر میں ادا کر کے آتے تھے۔ حضور انور کے آنے پر جماعت کھڑی ہو جاتی تھی۔

(۴) جمعہ کی نماز حضور علیہ السلام مسجد اقصیٰ میں تشریف لے جا کر پڑھا کرتے تھے۔ حضور جمعہ کی نماز کے لئے جب مسجد میں تشریف لاتے۔ تو خطیب کے خطبہ شروع کرنے سے پیشتر دو رکعت سنتیں مسجد اقصیٰ میں ادا فرماتے۔ پھر عموماً نماز جمعہ کے فرائض کے بعد کی دو رکعت سنت آپ مسجد اقصیٰ میں ادا فرماتے۔ اس کے بعد اگر کسی دوست کے فوت ہونے کی خبر آئی ہو۔ تو نماز جنازہ غائب خود حضور ؑ مسجد اقصیٰ میں پڑھاتے۔ اس وقت اعلان ہو جاتا تھا۔ کہ فلاں صاحب کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی۔ تین تکبیروں کے بعد یعنی تیسری اور چوتھی تکبیر کے درمیان وقفہ کو لمبا کرتے۔ بعض اوقات بوجہ بارش یا عدم فرصت یا ناسازیٔ طبیعت حضور علیہ السلام جمعہ کی نماز مسجد مبارک میں ہی ادا فرماتے تھے۔

(۵) ان ایام میں عموماً حضرت مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم جو بلند آواز اور خوش الحان تھے۔ ان کے پیچھے نماز باجماعت ادا فرماتے تھے۔ اور اگر وہ کسی وقت کسی معذوری کے سبب تشریف نہ لا سکتے۔ تو پھر حضرت حکیم الامت خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طلبی ہوتی۔ اور وہ پچھلی قطاروں میں نکل کر آگے آتے۔ اور امامت کرواتے۔ کبھی مولوی محمد احسن صاحب کو بھی حکم فرماتے۔ کہ وہ امامت کروائیں۔

(۶) مقدمات کرم دین وغیرہ کے ایام میں ایک دفعہ حضور علیہ السلام نے اس مکان کے باہر جہاں آپ کا اور آپ کے خدام کا قیام ہوتا تھا۔ میدان میں نماز ظہر کی امامت خود فرمائی تھی۔ مہمانان حاضر نے اس وقت حضور علیہ السلام کی اقتداء میں نماز ظہر ادا کی۔ افسوس کہ میں اس وقت کسی وجہ سے ڈیرا سے باہر تھا۔ اس لئے وہ موقع مجھے نصیب نہ ہوا۔ جب میں ڈیرا پر واپس آیا۔ احباب سے یہ سنکر کہ خود حضرت اقدس ؑ نے جماعت کروائی ہے۔ میں دست تاسف مل کر رہ گیا۔

(۷) میں نے اپنے قیام قادیان کے دوران میں یہ دیکھا۔ کہ حضور علیہ السلام مفصلہ ذیل مواقع پر نمازوں کو اس طرح جمع فرماتے۔ یعنی مذکورۃ الصدر بزرگوں کی امامت میں نمازوں کو جمع کر لیتے تھے۔ نماز ظہر کے ساتھ عصر کے چار فرض۔ نماز مغرب کے ساتھ نماز عشاء کے چار فرض۔

مکتوب الامام

ذیل میں حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ایک مکتوب گرامی درج کیا جاتا ہے۔ جو ایک سوال کے جواب میں ہے۔ (عرفانی)

قادیان - ۳-۲-۲۲ھش۔

برادرم مکرم سیٹھ عبداللہ بھائی صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کا خط ملا۔ اور سات سو روپیہ کا چیک بھی۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

آپ نے لکھا ہے۔ کہ بعض لوگ کہتے ہیں۔ کہ ہم اس قدر رقم خلیفۃ المسیح کو بھجواتے ہیں۔ کیا پھر بھی ہم جنت سے محروم رہیں گے؟ اور اس بارہ میں مجھ سے میرے خیالات دریافت فرماتے ہیں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ جو کوئی شخص خدا تعالےٰ کی راہ میں خرچ کرتا ہے۔ اسے اس کا بدلہ ملتا ہے۔ لیکن ہر ایک چیز کا الگ الگ بدلہ مقرر ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ ہر چیز کا الگ الگ بدلہ ہے۔ اور روزہ کا بدلہ خدا ہوتا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہر ایک عمل کا بدلہ ایک قسم کا نہیں ہوتا۔ بلکہ ہر عمل کا بدلہ مختلف ہوتا ہے۔ اگر ہر عمل کا بدلہ ایک ہی ہوتا۔ تو مالدار لوگ غرباء سے زیادہ روپیہ دے دیتے۔ اور نماز روزہ ترک کر دیتے۔ اور سمجھ لیتے۔ کہ ہم جنت میں چلے جائیں گے۔ لیکن یہ درست نہیں۔ بات یہ ہے۔ کہ جو شخص پورے طور پر ایمان نہیں لایا۔ اسکی مالی قربانی اور رنگ رکھتی ہے۔ یا تو اسکی مالی قربانی اس نیت سے ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ اس کے بدلہ میں مجھے ایمان نصیب کرے۔ اگر خرچ کرنے والے کی یہ نیت ہے۔ تو اللہ تعالےٰ اگر اسکی نیت صاف ہے۔ اسے مرنے سے پہلے ایمان دے دیگا۔ ایسا شخص کبھی نہ کہے گا۔ کہ میں نے یہ قربانی کی ہے۔ کیا اس کے بدلہ میں مجھے جنت نہ ملے گی۔ کیونکہ یہ شخص تو قربانی یہ جانتے ہوئے کرتا ہے۔ کہ اس کا بدلہ جنت نہیں۔ بلکہ جنت ایمان سے ملتی ہے۔ اور ایمان کے حصول کے لئے قربانی کرتا ہے۔ اگر قربانی ایمان کے برابر ہوگی۔ تو اسے پہلے ایمان ملے گا پھر جنت ملے گی۔

دوسرا شخص وہ ہے۔ جو ایمان کے لئے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے عام فضل کے حصول کے لئے اپنا مال خرچ کرتا ہے۔ اسے اپنے عمل کے مطابق اللہ تعالےٰ دنیا میں ترقیات دے دیگا۔ جس طرح اس نے مال دیا۔ خدا تعالےٰ اس سے بڑھ کر اسے مال دے دیگا۔ اور اس کا احسان اتار دیگا۔ پس ایسے شخص کے متعلق جنت کے ملنے یا نہ ملنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ہاں ایک تیسرا شخص بھی ہو سکتا ہے۔ جو اپنا مال دین کی راہ میں خرچ کرتا ہے۔ اور بجائے یہ سمجھنے کے کہ اس نے خدا تعالےٰ سے فضل کی درخواست کی ہے۔ یہ خیال کرتا ہے۔ کہ اس نے خدا تعالےٰ اور اس کے بندوں پر احسان کیا ہے۔ ایسا شخص کبھی بھی فضل کا مستحق نہیں ہوتا۔ بلکہ اگر توبہ نہ کرے۔ تو پکڑا جاتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ تو نے جو مال دیا۔ وہ تو میرا ہی تھا۔ ہاں تو نے جو مجھ پر یا میرے بندوں پر احسان رکھنا چاہا ہے۔ اسکی سزا کا تو مستحق ہے۔ (العیاذ باللہ)

غرض مالی قربانی کا لازمی نتیجہ جنت نہیں۔ بلکہ قرآن کریم صاف فرماتا ہے۔ کہ جانی اور مالی دونوں قربانیاں جب اس حد تک پہنچ جائیں۔ کہ نہ جان ہی انسان اپنے لئے کچھ رکھے اور نہ مال میں سے اور اس کے ساتھ ایمان بھی ہو۔ تو اسے جنت ملتی ہے۔ ان اللہ اشتریٰ من المؤمنین انفسھم واموالھم بان لھم الجنۃ۔ گویا جنت ملنے کے لیے چھ جہات کی ضرورت ہے۔ اول اللہ تعالیٰ سے معاملہ ہو۔ دوسرے معاملہ ایسا کامل ہو۔ کہ فروخت کر دینے کا رنگ رکھتا ہو۔ سوم سودا کرنے والا مومن ہو۔ چہارم و پنجم وہ اپنی جان بھی دے۔ اور مال بھی۔ ششم اس کے نتیجہ میں اسے جنت ملے گی۔ اللہ تعالےٰ کسی کا محتاج نہیں۔ اور نہ اس کے بندے۔ جو شخص کسی انسان کے مال پر نگہ رکھتا ہے۔ خواہ وہ لاکھوں کروڑوں بلکہ اربوں روپیہ ہی کیوں نہ ہو۔ وہ خدا تعالےٰ کا بندہ نہیں۔ بلکہ اپنے نفس کا بندہ ہے۔ اسکو روپیہ دے کر کوئی کیا نفع حاصل کر سکتا ہے۔ اور جو خدا تعالےٰ کا بندہ ہے۔ اسکی خدمت کرنے والا اس پر احسان نہیں کرتا۔ اپنی جان پر احسان کرتا ہے۔ اسکی نیت اور اس کے عمل کے مطابق خدا تعالےٰ اس کے عمل سے بہتر بدلہ اسے دے دیگا۔ اگر ایمان کے لئے اس نے قربانی کی ہے۔ تو اسے ایمان مل جائے گا۔ جیسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو جو حالت کفر میں مخیر تھا۔ فرمایا اسلمت علیٰ ما اسلفت۔ تو نے جو نیکیاں کفر کی حالت میں کی تھیں۔ ان کے بدلہ میں خدا تعالےٰ نے اس دنیا میں ایمان دیا۔ تا اگلے جہان میں جنت پائے۔ کیونکہ جو لوگ اسی دنیا میں اندھے رہیں۔ اگلے جہان میں بھی اندھے رہتے ہیں۔ لیکن اگر کسی نے اپنی دنیوی ترقی کے لئے قربانی کی ہے۔ تو جب اسکو خدا تعالےٰ نے اس دنیا میں مال دے دیا۔ تو اس کے عمل کا پورا بدلہ مل گیا۔ اب وہ دوسرے بدلہ کا کس طرح امیدوار ہو سکتا ہے۔ والسلام

خاکسار مرزا محمود احمد

میری کتاب مرکز احمدیت

جناب ایڈیٹر صاحب "نور" کی نظر میں

"مرکز احمدیت" اس نام سے عزیز المکرم شیخ محمود احمد صاحب عرفانی ایڈیٹر الحکم قادیان نے ۲۰×۲۶/۱۶ سائز پر ۴۴۴ صفحات کی ایک قابل قدر کتاب شائع کی ہے۔ کاغذ۔ لکھائی۔ چھپائی جلد بندی سب دیدہ زیب۔ کاغذ کے اس شدید قحط میں یہ شیخ صاحب موصوف کی بڑی ہمت ہے۔ اس کتاب کے پڑھنے سے نہ صرف یہی عیاں ہوتا ہے۔ کہ قادیان کو کن کن مراحل سے گزرنا پڑا۔ بلکہ آج سے ۵۰-۶۰ سال پہلے کی مذہبی تاریخ بھی سامنے آجاتی ہے جس میں آریہ سماج۔ عیسائیت۔ برہمو سماج۔ دیو سماج وغیرہ کا مدو جزر شامل ہے۔ اس کتاب کے پڑھنے سے قادیان اور سلسلہ احمدیہ کے متعلق کافی واقفیت ہو جاتی ہے۔ جس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ مصنف نے بڑی محنت سے کام لیا ہے۔ جس کی داد دینا قوم کا فرض ہے۔ وصلہ افزائی ہی ایک کارکن کو آئندہ کام کے لئے آمادہ کر سکتی ہے۔ میری دلی دعا ہے۔ کہ مصنف کی محنت پروان چڑھے۔ قیمت دو روپے چار آنے محصول ڈاک علاوہ ملنے کا پتہ: شیخ محمود احمد عرفانی ایڈیٹر الحکم قادیان (اخبار نور ۳ مارچ ۱۹۴۳ء)

خلافت حقہ سے سرکشی کا نتیجہ

فاعتبروا یا اولی الابصار

ناظرین کرام! ازمنہ ماضیہ کی اسلامی تاریخ کے اوراق اس امر پر شاہد ہیں۔ کہ جب تک مسلمانوں نے خلافت آسمانی کی قدر کی۔ رب رحیم ان پر اپنی رحمتوں اور برکتوں کا نزول فرماتا رہا۔ لیکن جب ان کی طرف سے اسے ٹھکرا دیا گیا۔ خدا کی صفت غیوری نے نہ چاہا۔ کہ یہ نعمت عظمیٰ ان کے درمیان رہے۔ چنانچہ جلد ہی یہ دولت روحانیہ ان سے اٹھ گئی۔ اور مسلمان قعر مذلت میں گر گئے۔ یہ تو ایک قصۂ ماضی ہے۔ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ دور حاضرہ میں جب اللہ تعالےٰ نے اپنے مامور و مرسل حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تاج نبوت سے سرفراز فرمایا۔ اور حضور علیہ السلام کی بدولت از سر نو ہزاروں کو دولت ایمان نصیب ہوئی۔ تو قدر شناس تو سجدات شکر بجا لائے۔ مگر ناقدر دانوں نے آپ کی وفات کے چھ برس بعد ٹھوکر کھائی۔ جس کے باعث ایمانِ خالص ان سے پرواز کر گیا۔ اور ان کی حالت ؎

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے

کی سی ہو گئی۔

غیر مبایعین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد بلا چون وچرا حضرت مولوی نورالدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو "خلیفۃ المسیح" تسلیم کرتے رہے۔ لیکن آپ کی وفات کے بعد انہوں نے بالفاظ ذیل لکھا:۔

"خدا کے مامور نے جو انتظام اپنی جانشینی کا کر دیا ہے۔ خدا کے نزدیک وہی پسند ہے۔ آئندہ کے واسطے اس خلافت کا رواج دینا ہی ایک بہت خطرناک غلطی ہے۔"

(پیغام صلح ۱۴ مارچ ۱۹۱۴ء)

اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ یہ لوگ آہستہ آہستہ احمدیت کے خصوصی عقائد کو بھی ترک کرنے لگے۔ اور علانیہ ان کے امیر مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفیقانِ کار کی طرف سے تحریر و تقریر کے ذریعہ احمدیت دشمنی کا ثبوت ملنے لگا۔ حتیٰ کہ جن کی خاطر انہوں نے مرکز احمدیت کو چھوڑا تھا۔ وہ بھی حقیقت سے آشنا ہو کر برملا کہنے لگے۔

(۱) "شاید آپ کو معلوم ہو۔ کہ لاہوری جماعت جس کی امامت کا فخر مسٹر محمد علی صاحب ایم۔ اے (سابق ایڈیٹر ریویو) ...... اور خواجہ کمال الدین کو حاصل ہے۔ وہ جمہور اسلام سے قریب آگئی ہے۔ اور اس میں اور عام مسلمانوں میں اب اتنا فرق نہیں رہ گیا۔ کہ دونوں کسی کام کے لئے ایک جگہ نہ کھڑے ہو سکیں۔"

(اخبار ہمدرد ۱۷ اپریل ۱۹۱۵ء)

(۲) اخبار "رسالت" ۱۷ جنوری ۱۹۱۶ء لکھتا ہے:۔

"خواجہ کمال الدین یا مولوی محمد علی کے خلاف ہمارے خیال میں اظہار غصہ کی زیادہ ضرورت نہیں معلوم ہوتی۔ کیونکہ یہ دونوں حضرات اب ہم سے قریب تر ہوتے جاتے ہیں۔ اور ان کے دل بتدریج حق کی طرف لوٹ رہے ہیں۔ اگر خدا نے چاہا۔ تو یہ لوگ بہت جلد صراط مستقیم کی طرف رجوع کر کے ہم سے آملیں گے۔"

(۳) یہی اخبار اپنی ۲۴ جنوری کی اشاعت میں لکھتا ہے:۔ کہ

"یہ ان کی (مراد پیغامیوں کی۔ ناقل) گہری پالیسی اور ہماری

ڈپلومیسی ہے۔ کہ جب جیسا موقعہ دیکھا۔ ویسا عقیدہ بنالیا۔"

(۴) ۱۹۱۶ء میں "النبوت فی الاسلام" مصنفہ امیر پیغام پر ریویو کرتے ہوئے "پیسہ" اخبار لکھتا ہے۔

"ہم مولوی صاحب (مولوی محمد علی صاحب۔ ناقل) کو ان کے اس قابل قدر کام پر مبارکباد دیتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ نے انہیں اپنے گزشتہ غلط اعتقادات کی تلافی کے لئے ایک احسن موقعہ دیا۔ عام مسلمانوں کو مولوی صاحب موصوف اور ان کے رفقاء پر ہرگز کسی قسم کی بدظنی نہیں کرنی چاہیئے۔ بلکہ ان کو اور ان کے کاموں کو خندہ پیشانی اور انشراح صدر سے لبیک کہنا چاہیئے۔ کیونکہ وہ خدا تعالےٰ کے فضل سے حق کی خاطر اور ہمارے لئے اپنے مرکز سے ہٹ آئے ہیں۔ اور وہ وقت قریب ہے۔ کہ ہمارے ساتھ بالکل بغلگیر ہو جائیں گے۔"

(۵) اخبار اہلحدیث کا مضمون نگار لکھتا ہے۔ کہ

"اس خاکسار ہیچمدان نے پیغامی مرزائیوں کے متعلق کبھی خاص مضمون نہیں لکھا۔ اسکی وجہ یہ ہے۔ میری تحقیق یہ ہے۔ اور جسے میں ثابت کر سکتا ہوں۔ کہ ان لوگوں کو مرزائیت یعنی احمدیت سے کچھ تعلق نہیں ہے۔ صرف نام کے لئے احمدی کہلاتے ہیں۔ اور بس۔

ان لوگوں کے اصل خیالات اور عقائد وہی ہیں۔ جو ڈاکٹر عبدالحکیم خاں صاحب پٹیالوی (مرتد) کے تھے۔ اس لئے دیکھتے ہوئے اور جانتے ہوئے بظاہر زبان کے ساتھ یا قلم سے مرزا آنجہانی کو مسیح موعود اور مہدی معہود کہہ دیتے ہیں۔ اصل میں یہ لوگ اس پٹڑی سے کوسوں دور ہیں۔ جو مرزا صاحب نے اپنے مریدوں کے لئے بچھائی تھی۔ ان لوگوں کا اخبار پیغام صلح بعض وقت مرزا آنجہانی کو منوانے کے لئے بھی ایک آدھ مضمون تحریر کر دیتا ہے۔ آخر پرانے تعلق کا بھی تو حق ہے۔"

(اہلحدیث ۱۹ جولائی صفحہ ۵ ۱۹۲۹ء)

غرض اس قسم کی غیر احمدیوں کی بیسیوں شہادات پیش کی جا سکتی ہیں۔ جن سے ایک اور ایک دو کی طرح ثابت ہوتا ہے۔ کہ منکرین خلافت اہل پیغام نے خلافت ثانیہ کا انکار کرکے اپنا اعمال نامہ سیاہ کر لیا ہے۔

مگر ہم بطور ہمدردی اپنے غیر مبائع دوستوں سے کہتے ہیں۔ کہ دوستو! صبح کا بھولا ہوا اگر شام کو گھر آجائے تو اسے بھولا ہوا نہیں کہتے۔ اگر آپ لوگ خشیت اللہ سے کام لیتے ہوئے خلافت ثانیہ پر مزید غور کریں۔ تو ہمیں یقین ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ تمہیں حق کے قبول کرنے کی ضرور توفیق بخشیگا۔ کیونکہ جو کھٹکھٹاتا ہے۔ اس کے لئے کھولا جاتا ہے۔ جو صدق دل سے اپنے کئے پر پچھتاتا ہے۔ ربّ غفور اسکی لغزشوں کو معاف فرماتا ہے۔

سنو! آپ کے لیڈر مولوی صدر دین صاحب فرماتے ہیں۔

"ایسا شخص جو اس نعمت (مراد خلافت) کی قدر نہیں کرتا۔ وہ فاسق ہے۔ اسکو شعور نہیں۔ کہ خلافت کا قیام دین کے استقرار کے لئے نہایت ضروری ہے۔"

(پیغام صلح ۲۵ جولائی صفحہ ۲ ۱۹۲۰ء)

مبارک وہ جو وابستگان خلافت میں شامل ہو کر گروہ فاسقین سے نجات پاتا ہے۔

واٰخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین۔

(خواجہ خورشید احمد مجاہد سیالکوٹی قادیان)

میری نئی کتاب تعارف

زہے سعادت

پدر نتواند پسر تمام کند

(حضرت عرفانی کبیر کی قلم سے)

عزیز مکرم محمود احمد عرفانی کو اللہ تعالےٰ نے حیاتِ نو عطا فرمائی ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے اس عظیم الشان کام کے لئے کمر ہمت کو باندھنا شروع کر دیا ہے۔ چنانچہ الحکم کے دو پرچے شائع ہو چکے ہیں۔ اور اپنی نئی تصانیف میں سے تعارف کا اعلان کر دیا ہے۔ یہ اعلان میرے لئے مژدہ حیات ہے۔ میں اپنے دل میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اغراض و عزائم کے لئے ہمیشہ تڑپ رکھتا ہوں۔ اور میرا اس پر یقین ہے۔

گر نباشد بدوست رہ بردن ؛ شرطِ عشق است در طلب مردن

میرے ناتمام مسودات کے اوراق کبھی عزیز موصوف شائع کرکے مجھے بیدار کرتا ہے۔ ۱۸۹۸ء میں میں نے ارادہ کیا تھا۔ آج قریبًا نصف صدی کے بعد اس وقت چند ماہ کا پیدا شدہ بچہ محمود اس کے لئے اپنے بسترِ علالت ہی پر سے صدا بلند کرتا ہے۔ میں اسکی توفیق اور کامیابی کے لئے دعا کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالےٰ سالانہ جلسہ تک اسکی جلد اول کی تکمیل کی توفیق دے۔ اور اس کے لئے اس کو ایک سو روپیہ پیش کروں گا۔ اور یہ رقم ان میرے مخلص احباب کے تذکرہ کے اخراجات کے لئے ہوگی۔ جو آج اپنے آقا و مولیٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ جنت میں ہیں۔ ان میں سے کسی کے ورثاء اگر چاہیں۔ تو وہ بھی شریک اعانت ہو سکتے ہیں۔ ان دوستوں کی مختصر فہرست میں ذیل میں درج کرتا ہوں۔ اور ان کا مختصر تذکرہ میں خود لکھوں گا۔ انشاء اللہ العزیز۔ میں یہ بھی ظاہر کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ یہ تذکرے بہت مختصر ہوں گے۔ اسلئے کہ اس کا مقصد محض تعارف ہے۔ اور یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منشاء کے ماتحت لکھے جاویں گے۔ اور کوشش کی جائے گی۔ ان کے فوٹو بھی اگر مل جاویں۔ تو شریک کر دئے جائیں۔ مفصّل تذکرے سیرت صحابہ کی مجلدات میں ہوں گے۔ دوسرے احباب ایڈیٹر الحکم سے خط و کتابت کریں۔

مختصر فہرستِ احباب

(۱) حضرت حکیم الامۃ خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ
(۲) حضرت مخدوم الملۃ مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ
(۳) حضرت مولوی برہان الدین صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ
(۴) حضرت منشی ظفر احمد صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ۔
(۵) حضرت منشی محمد خاں صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ
(۶) حضرت منشی حبیب الرحمٰن صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ
(۷) حضرت قاضی خواجہ علی صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ
(۸) حضرت منشی احمد جان صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ
(۹) حضرت چودھری رستم علی خاں صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ
(۱۰) حضرت بابا قطب الدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ
(۱۱) حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ
(۱۲) حضرت بابو محمد افضل صاحب بانی البدر رضی اللہ تعالےٰ عنہ۔

یہ میری پہلی قسط ہوگی۔ جوں جوں اسکے حصے شائع ہوں گے۔ میں اگر مولیٰ کریم نے توفیق اور صحت و حیات بخشی۔ تو ہر حصہ کے لئے اپنے اخص احباب کو مخصوص کرتا رہوں گا۔ مگر پہلے میں مرحومین کا تذکرہ کروں گا۔ وباللہ التوفیق۔

مشورہ میری رائے ہے کہ متوفّٰی احباب کے تذکرے شائع ہوں۔ تاکہ سہولت اور شوق پیدا ہو۔ مگر میرا یہ مشورہ ہے۔ شیخ محمود احمد صاحب اس پر عمل کریں یا اپنی تجویز کردہ سکیم پر۔ مرکز احمدیت میں بعض احباب کے ذکر نہ ہونے سے اکثر دوستوں کو شکایت پیدا ہوئی تھی۔ اب ان کے لئے وقت آگیا ہے۔ کہ وہ جس قدر چاہیں تفصیل سے درج کرا دیں اور خود ان کے بھی اخلاص و محبت کے اظہار کا اندازہ ہو سکے گا۔ بہر حال میں تعارف کے مؤلف کی کامیابی کے لئے دعا کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالےٰ اسکو سرانجام دینے کی توفیق اسے دے۔ اور اس سلسلہ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے اظہار اور قبولیت کا ذریعہ بنائے۔ آمین۔ (خادم عرفانی کبیر)

میری تصانیف

سیرت حضرت ام المؤمنین نصرت جہاں بیگم (مدظلہا العالی)

مجھے ایک مدت سے اس امر کی خواہش تھی۔ کہ میں حضرت ام المؤمنین اطال اللہ عمرہا کی سیرت طیبہ پر ایک کتاب لکھوں۔ اس سال میں اللہ تعالےٰ کے رحم اور کرم پر بھروسہ رکھتے ہوئے یہ اعلان کرتا ہوں۔ کہ اس سال سالانہ جلسہ تک انشاء اللہ یہ کتاب میں شائع کرنے کے قابل ہو سکوں گا۔

اس کتاب کی ضرورت

میں سمجھتا ہوں۔ کہ اس کتاب کی بڑی ضرورت ہے۔ اس لئے کہ سلسلہ کے مرد اور عورتیں حضرت ام المؤمنین کے صحیح مقام کو سمجھ سکیں۔ نیز آپ کے وجود کی برکات۔ آپ کی عظمت۔ سلسلہ کے لئے آپ کے وجود کی ضرورت۔ سلسلہ کی تکمیل میں آپ کی خدمات اور قربانیاں۔ اللہ تعالیٰ پر آپ کے ایمان کی مثالیں اور آپ کی سیرت و اخلاق کے وہ پاکیزہ حالات ذہن نشین ہو سکیں۔ جن کو پڑھ کر ہمارے ایمانوں میں قوت ہمارے اخلاق میں استواری پیدا ہو سکے۔ اور ہم کو معلوم ہو سکے۔ کہ

اس زمانہ کے نبیؑ اور رسولؑ کی بیوی نے
جو مومنوں اور مومنات کی ماں ہے۔ اپنے
بچوں اور بچیوں کے لئے کیا اسوۂ حسنہ
پیدا کیا۔

اس کتاب کے لئے میں نے حضرت والد صاحب کی معرفت سالانہ جلسہ پر حضرت ام المؤمنین سے اجازت حاصل کی تھی۔ بلکہ حضور نے از راہ کرم یہ بھی منظور فرما لیا تھا۔ کہ اگر کوئی ضروری بات دریافت طلب ہو گی۔ تو اس کے دریافت کرنے کی بھی مجھے اجازت ہو گی۔

اس کتاب کی اصلاح اور درستی کا کام

اتنی اہم کتاب کو شائع کرنا کوئی آسان کام نہیں۔ اس کتاب کی اصلاح اور درستی کے لئے میں نے حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب قبلہ ریٹائرڈ سول سرجن سے درخواست کی تھی۔ کہ جو انہوں نے بڑی خوشی سے منظور فرمائی تھی۔ جیسے جیسے کتاب پایۂ تکمیل کو پہنچتی جائے گی۔ حضرت میر صاحب کی خدمت میں پیش کرتا جاؤں گا۔ تاکہ وہ اسے دیکھ کر درست کرتے جائیں۔ اس طرح اس کتاب کا پایۂ تکمیل تصنیف۔ ترتیب و تدوین کے لحاظ سے بہت بلند ہو جائے گا۔

کتاب کے مصادر

حضرت ام المؤمنین کی سیرت طیبہ کا مواد جمع کرنا بہت بڑی محنت کو چاہتا ہے۔ اس غرض کیلئے مجھے سلسلہ کے اخبارات الحکم۔ بدر۔ الفضل وغیرہ کی ورق گردانی کرنی پڑے گی۔ سلسلہ کی بہت سی کتابوں کا مطالعہ کرنا ہو گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وہ صحابہ جو موجود ہیں۔ اور بہت سی صحابیات سے زبانی انٹرویو حاصل کرنا ہو گا۔

خود حضرت ام المؤمنین (اطال اللہ عمرہا) اور آپ کے خاندان کے بعض افراد سے بہت سی علمی مدد حاصل کرنی ہو گی۔

اس مختصر خاکہ سے

احباب کرام اور خواتین سلسلہ کو میری محنت اور کوشش کا اندازہ ہو سکے گا۔

افسوس نصف صدی گزر گئی

مگر ہم آج تک اس اہم موضوع پر کچھ نہ لکھ سکے مجھے یقین ہے کہ سلسلہ کے تمام مردوں عورتوں کو اس امر کی بیحد خوشی ہو گی۔ کہ میں نے اس خدمت کی تکمیل کا تہیہ کر لیا ہے۔

مگر یہ خوشی

کوئی حقیقت نہ رکھے گی۔ اگر جماعت کے تمام مرد و زن اس بیش قیمت تصنیف کی اشاعت میں فراخ دلی سے حصہ نہ لیں۔

(۵۰۰۰) پانچہزار نسخہ

میں کوئی بہت بڑا مطالبہ اس سلسلہ میں نہیں کروں گا۔ میری خواہش ہے۔ کہ اس کتاب کا پہلا ایڈیشن پانچ ہزار طبع ہو۔ اور یہ سارے کا سارا اشاعت سے پہلے ہی ریزرو ہو جائے۔ اس لئے کہ یہ ہماری اس محبت کا ایک ادنیٰ کرشمہ کہلائے گا جو ہم کو حضرت ام المؤمنین کی ذات مبارک کے ساتھ ہے۔

قادیان کی مستورات سے اپیل

اس سلسلہ میں قادیان کی مستورات سے یہ اپیل کرتا ہوں۔ کہ وہ کم از کم ایک ہزار کاپی کی خرید کا آرڈر دیں۔

اسلئے

کہ ان کو شب و روز حضرت اماں جان کے فیوض و برکات سے حصہ وافر ملتا رہتا ہے۔ قادیان میں حضرت ام المؤمنین کی اپنی صاحبزادیاں۔ بہوئیں پوتیاں۔ نواسیاں خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے موجود ہیں۔ اور وہ میری اس تحریک کو زیادہ سے زیادہ کامیاب کر سکتی ہیں۔

سیرت کی اشاعت میں السابقون الاولون

مجھے یہ مضمون لکھتے لکھتے خیال پیدا ہوا کہ میں سب سے پہلے اپنے گھر میں اس کتاب کی اشاعت کے لئے تحریک کروں۔ چنانچہ میں نے سب سے پہلے اپنی والدہ صاحبہ کی خدمت میں تحریک کی۔ اسلئے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحابیہ ہیں۔ اور انہیں حضرت ام المؤمنین کی زیارت کا شرف ۱۸۹۶ء میں ہوا تھا۔ حضرت ام المؤمنین انہیں نہایت شفقت کی نگاہ سے آج تک دیکھتی ہیں۔ اور جیسے پہلے دن انکو "بہو" کے لفظ سے یاد فرمایا۔ آج تک "بہو" کے لقب سے یاد فرماتی ہیں۔

(۱) حضرت والدہ صاحبہ نے فوراً نہایت خوشی اور مسرت سے

دس کاپیوں

کا مجھے آرڈر دیا۔ اور اس کے ساتھ ہی خاندان کے دیگر افراد نے حسب ذیل تفصیل سے اپنے آرڈر لکھوائے۔

(۲) سکینہ بیگم صاحبہ اہلیہ اخویم شیخ محمد ابراہیم علی صاحب پانچ کتابیں
(۳) مبارکہ محمودہ صاحبہ اہلیہ شیخ محمود احمد عرفانی دس کتابیں۔
(۴) بلقیس بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ داؤد احمد صاحب عرفانی دس کتابیں
(۵) نواب بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ یوسف علی صاحب عرفانی پانچ کتابیں۔
(۶) نجم النساء بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ عبد الرب صاحب عرفانی پانچ کتابیں۔
(۷) شمس النساء بیگم اہلیہ شیخ محمد سلیمان صاحب عرفانی پانچ کتابیں۔
(۸) منجانب عزیزہ ناصرہ بیگم بنت شیخ محمد ابراہیم علی صاحب ۵ کتابیں۔ شیخ ابراہیم علی صاحب عرفانی خرید کریں گے۔
(۹) ہمشیرہ محمودہ خاتون مرحوم کی روح کو ثواب کے لئے پانچ کتابیں برادرم ابراہیم علی صاحب عرفانی۔
(۱۰) ہمشیرہ حمیدہ مرحومہ کی روح کو ثواب کے لئے میری طرف سے پانچ کتابیں۔
(۱۱) ہمشیرہ حامدہ خاتون مرحومہ کی روح کو ثواب کے لئے عزیزم شیخ داؤد احمد صاحب عرفانی کی طرف سے پانچ کتابیں۔
(۱۲) برادرم شیخ یوسف علی صاحب عرفانی کی طرف سے چار کتابیں۔
عزیزہ جمیلہ خاتون۔ نسیمہ خاتون۔ زکیہ خاتون۔ طاہرہ خاتون بنات خاکسار محمود احمد عرفانی ہر ایک۔ ایک ایک کل چار
صدیقہ ناصرہ بنت شیخ یوسف علی صاحب عرفانی ایک
عزیزی صداقت خاتون بنت بابو فیروز علی مرحوم ایک
(۱۳) عزیزم محمود علی حسین صاحب دس کتابیں
(۱۴) عزیزم نائیک محمد عبد اللہ صاحب دس کتابیں۔

میزان ۱۰۰

اس طرح

خاندان عرفانی کی طرف سے اس کتاب کی اشاعت میں ایک سو کتاب کا سب سے پہلا حصہ لیا گیا۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

حضرت عرفانی کبیر

جن کو اہل پیغام نے ہمیشہ اہل بیت کی محبت کی وجہ سے سلسلہ کی بنیاد رکھنے والا لکھا اور کہا کی ذات ابھی میں شامل نہیں میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ وہ خود بھی اپنی طرف سے گرانقدر امداد دیں گے

ایک اور مخلصہ

حضرت بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی کا خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان سے بڑی محبت اور والہانہ عشق رکھتا ہے۔ میں اس حد تک لکھ چکا تھا۔ کہ حضرت بھائی صاحب کی صاحبزادی ہمشیرہ امۃ الرحیم صاحبہ اہلیہ مرزا برکت علی صاحب سابق امیر آبادان ایران ہمارے ہاں تشریف لائیں۔ میں نے ان سے بھی اس امر کا ذکر کیا۔ تو انہوں نے بڑی مسرت سے مجھے کہا۔

یہ تو بڑا احسان ہے۔ کہ آپ ایک نیکی میں
مجھے بھی شامل کرتے ہیں۔ میری طرف سے دس
کتابیں اور میری بچیوں امۃ الکریم اور امۃ الحبیب
کی طرف سے چار چار کتابیں لکھ لیں۔

اس طرح سے ہمشیرہ محترمہ نے اٹھارہ کتابوں کے لئے اپنا نام دے کر سابقون الاولون کا ثواب حاصل کیا۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

ہمارے معزز بھائی اختر صاحب کی پیشکش

ہماری جماعت کے احباب ہمارے معزز دوست اختر صاحب لیبر وارڈن لاہور سے خوب واقف ہوں گے۔

اختر صاحب سے مجھے بڑی محبت ہے۔ اور اسکی وجہ یہ ہے۔ کہ اختر صاحب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان سے بڑی محبت ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے صحابہ کرام کو یہ سکھایا تھا۔ کہ وہ آپ کی ذات سے اپنے ماں باپ سے بھی زیادہ محبت کریں یہی وجہ تھی۔ کہ وہ بات بات میں حضور کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کرتے تھے۔ کہ "فداک ابی و امی" یا رسول اللہ آپ پر میرے ماں اور باپ فدا ہوں۔ پس رسول کریم صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے محبت کرنا بھی ایک حصہ ایمان کا ہے۔ اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام آنحضرت صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے بروز ہیں۔ آپ اور آپ کے اہلبیت سے محبت کرنا بھی جزو ایمان ہے۔ اختر صاحب ان لوگوں میں سے ہیں۔ جن کے لئے خاندان مسیح موعود علیہ السلام سے محبت کرنا ایک غذائے روح بن چکا ہے۔ وہ مجلس مشاورت پر جب قادیان آئے۔ تو مجھے بھی ملنے کے لئے آئے۔ میں نے ان کو اپنا مندرجہ بالا مضمون سنایا۔ تو وہ محبت و عشق کے جوش میں مجھ سے لڑنے لگے۔ اور کہنے لگے۔ کہ آپ نے اپنے خاندان کو مقدم کیوں کیا۔ یہ تو آپ کی خود غرضی کی بات ہے۔ ان کا لڑنا بھی مجھے پیارا لگا۔ کیونکہ اسی سے ان کی محبت کا مظاہرہ ہوتا تھا۔ الغرض انہوں نے نہایت محبت سے اپنے اور اپنے بیوی بچوں کی طرف سے

اکاون (۵۱)

کتابوں کا آرڈر دیا۔ جس کی تفصیل اگلے نمبر میں دے سکوں گا۔

میرزا ارشد بیگ صاحب آف پٹی

میرزا ارشد بیگ صاحب آف پٹی بھی اس وقت تشریف رکھتے تھے۔ میرزا صاحب ہمارے سلسلہ کے ایک متقی اور صالح نوجوان ہیں۔ محبت و عقیدت رکھنے والے اور سلسلہ کی خدمت کے لئے ایک والہانہ جوش اپنے اندر رکھتے ہیں۔ یہ ان نوجوانوں

میں سے ہیں۔ جو سلسلہ کے لئے ہر قسم کی قربانی بلا دریغ کرنے میں بڑی لذت محسوس کرتے ہیں۔ میں نے ان کو پہلی دفعہ ۱۹۲۳ء میں جانا۔ جبکہ وہ نیشنل لیگ کور میں بطور ایک سپاہی کا کام کر رہے تھے۔ مسجد مبارک کے نیچے ان کا پہرہ تھا۔ مجھے انہوں نے بتلایا۔ کہ ۲۴ گھنٹہ سے زائد گذر گئے ہیں۔ کہ بغیر قضائے حاجات ادا کرنے کے یا کھانا کھانے کے وہ اپنی ڈیوٹی پر ڈٹے کھڑے ہیں۔ اور کسی غلطی سے اسجگہ بدلی کے لئے کوئی آدمی نہیں آیا۔ وہ اس قدر شدید ڈیوٹی دینے کے باوجود بالکل چست اور چاق و چوبند کھڑے تھے مجھے ان کی ایمانی حرارت سے بڑی مسرت اور خوشی ہوئی۔ اس کے بعد مجھے ان سے دو تین مرتبہ اس طرح ملنے کا اتفاق ہوا۔ کہ ہم کافی وقت اکٹھے گذار سکے۔ میں نے دیکھا کہ وہ ایک شب بیدار بزرگ ہیں۔ جن کے آنسو اور چیخیں رات کی تاریکی میں آسمان کی طرف جا رہے تھے۔ ان کی آواز میں ایک عجیب سوز اور درد تھا۔ جو اثر کئے بغیر نہیں رہ سکتا تھا۔ اور میں بھی اس سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔

میں نے ان کو دیکھا

کہ وہ سلسلہ کے لئے فداکاری کی روح رکھتے ہیں۔ چنانچہ اس موقع پر انہوں نے بھی نہایت مسرت اور خوشی سے

اکاون (۵۱) کتابوں کا آرڈر دیا

جزاہم اللہ احسن الجزاء

میرزا ارشد بیگ صاحب کے احباب کا حلقہ بہت وسیع ہے۔ اور ان کے دوست ان سے دل سے محبت کرتے ہیں۔ اس لئے مجھے توقع ہے۔ کہ وہ اس کتاب کے لئے اپنے دوستوں میں تحریک کر کے زیادہ سے زیادہ خریدار بنانے میں میرا ہاتھ بٹائیں گے۔

اس طرح

بغیر کسی تحریک کے اس مضمون کی اشاعت سے قبل

۲۲۰

کتابوں کا آرڈر بک ہو گیا۔ مجھے یقین ہے۔ کہ جیسے جیسے اس اعلان کی اشاعت ہو گی۔ ہر طرف سے احباب بڑھ بڑھ کر اس کتاب کی اشاعت میں حصہ لیں گے۔

قیمت

سر دست اس کتاب کی قیمت کی کوئی تعیین نہیں کی جا سکتی کاغذ اور لکھوائی چھپائی کا یہ حال ہے۔ کہ کاغذ تو میسر ہی نہیں آتا۔ اس لئے ایک عام سرسری اندازہ یہ ہے۔ کہ کتاب کی قیمت ۸؍ سے کم نہ ہو سکے گی۔ (محمود احمد عرفانی)

بقیہ مضمون صفحہ ۸

صیغہ بیت المال میں تعلیمی قرضہ جات

مجھے اچھی طرح علم ہے۔ کہ بیت المال کو تعلیمی یا قرضہ حسنہ کے قرضہ جات کا وصول کرنا بہت مشکل تھا۔ تعلیم پا کر جو طالب علم نکل چکے تھے۔ ان کا علم تک نہ تھا۔ کہ وہ کہاں ہیں۔ خانصاحب موصوف نے ہر ایک کا الگ کھاتہ بنایا۔ اور ایک نقشہ قد آدم بنایا جس میں ایک ہی نظر میں قرضہ دینے والے شخص یا جملہ اشخاص کے حالات پر نظر پڑ سکتی تھی۔ ان سب کو تحریکیں کی گئیں۔ بعض کے خلاف مقدمات کرنے پڑے۔ بعض کو کسی دوسرے رنگ میں مجبور کیا گیا کہ ان قرضہ جات کو صاف کریں۔ اس لمبی اور شدید جدوجہد کا نتیجہ ہے۔ جہاں لوگ یہ سمجھ بیٹھے تھے۔ کہ یہ رقم ان کو معاف ہو چکی ہے۔ وہاں اب غالباً ۵۰۰ ماہوار سے زائد اس مد میں واپس ہو رہی ہے۔

نظارت بیت المال کی شاخیں

ہر انجمن کا بجٹ تو بنتا تھا۔ مگر ساری جماعتوں پہ پورا زور نہ دیا جا سکتا تھا۔ کہ وہ اسے ادا کریں۔ اب ہر انجمن کو اس حد تک بیدار رکھا جاتا ہے۔ کہ سیکرٹریان مال اب ہر جگہ اس کوشش میں لگے رہتے ہیں۔ کہ وہ اپنا بجٹ پورا کریں۔ بلکہ کچھ زیادہ بھی۔

خانصاحب موصوف کے زمانے میں بیت المال کی آمد بہت بڑھ گئی ہے۔ ماہواری تنخواہیں ماہ بماہ ادا ہوتی ہیں۔ انجمن کے قرضہ جات بہت حد تک اتر چکے ہیں۔ اور نئے قرضہ جات کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔ اس خصوص میں ناظر صاحب بیت المال کا کام بہت شاندار ہے۔ اور واقعی اس قابل تھا۔ کہ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اس پر اظہار خوشنودی فرماتے۔ خانصاحب کو سلسلہ کی خدمت کے لئے بڑا جوش ہے۔ وہ کام کی باقاعدگی کو بہت پسند کرتے ہیں۔ اور اسی وجہ سے بعض اوقات لوگوں کی نگاہ میں کچھ سخت گیر معلوم ہوتے ہیں۔ مگر حقیقت یہ ہے۔ کہ خانصاحب بڑے ہی شفیق اور بڑے ہی ہمدرد اور بلند اخلاق رکھنے والے بزرگ ہیں۔ ان کو ایسی جگہ سختی کرنے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ جہاں کسی کے فعل کا اثر سلسلہ کے کسی کام پر پڑتا نظر آئے۔ اس لئے اگر کوئی انصاف سے دیکھے۔ تو اسے ان کی سختی بھی مزا دیئے بغیر نہ رہ سکے گی۔

ایسے محنت کرنے والے بزرگوں کا وجود ہمارے لئے ایک اسوہ ہے۔ خدا سے دعا ہے۔ کہ ان کو کامل صحت اور عافیت سے رکھے۔ اور اس سے بھی زیادہ خدمت دین کے مواقع دے۔ آمین۔

(باقی آئندہ)

بقیہ مضمون صفحہ ۳ (۸) مفصلہ ذیل مواقع پر نماز جمع کروایا کرتے تھے۔ (۱) جس روز کسی کتاب کی تصنیف یا کسی ضروری اشتہار کی تکمیل میں مصروف ہوں۔ (۲) جس دن طبیعت ناساز ہو۔ (۳) جس روز بارش شدید ہو۔ اور قادیان کی گلیوں میں کیچڑ ہی کیچڑ ہو گیا ہو۔ (۴) سفر در پیش ہو۔ (۹) مفصلہ ذیل وقتوں میں نمازوں میں قصر کی گئی۔ (۱) حضور ایک دفعہ کسی مقدمہ میں بمقام بٹالہ عدالت میں شہادت دینے کے لئے تشریف لے گئے۔ تو وہاں نماز ظہر اور عصر جمع کی گئی۔ اور ہر دو نمازوں کے دو دو فرض ادا کئے گئے۔ تحصیل و تھانہ بٹالہ کے سامنے والے باغ جس کو انارکلی کہتے ہیں۔ نماز ادا کی گئی تھی۔ (۲) اسی طرح گورداسپور میں جب مقدمہ کرم دین کی وجہ سے میری موجودگی میں تشریف فرما ہوتے۔ تو نمازوں میں قصر فرماتے۔ اور جس روز آمد اور واپسی ہوتی۔ تب بھی نمازوں میں قصر ہی فرماتے۔ اور جمع بھی کرتے۔ سفر گورداسپور کے دوران میں ایک موقعہ پر کرم دین کے مقدمہ میں حضرت اقدس کو قریباً پندرہ روز قیام کرنا پڑا۔ ایسے ان ایام میں بھی نماز قصر پڑھی جاتی۔ جسکی وجہ یہ تھی۔ کہ تقریباً روز ہی یہ خیال ہوتا تھا۔ کہ اب واپسی ہو گی۔ مگر عدالت ہر دوسرے روز پیشی رکھ دیتی تھی۔ ایسے استنے دن وہاں رہنا پڑا۔ اور نمازوں میں قصر ہوئی۔

(بقیہ مضمون صفحہ اول)

آپ آئیں۔ اور مختلف احمدیوں کو جو ہندوستان کے مختلف گوشوں میں آباد ہیں۔ مل کر دیکھ لیں۔ ان سے باتیں کر لیں۔ آپ کو وہ نہ صرف متحد فی العقیدہ نظر آئیں گے۔ بلکہ متحد الخیال اور متحد العمل نظر آئیں گے۔ یہ کیوں۔ اسیلئے کہ ساری کی ساری قوم ایک روحانی اور ذہنی اور عقلی تربیت کی وجہ سے بالکل ایک ہو چکی ہے۔

ہماری قوت فکر

وہی سوچتی ہے۔ جو ہمارا دماغ سوچتا ہے۔ اور ہمارے اعضاء وہی کام کرتے ہیں۔ جو قلب و دماغ کی مجلس شوریٰ سے تصفیہ پا چکا ہوتا ہے۔

نظام قومی

میں امام ہی ہمارے دل۔ دماغ اور آنکھوں کی جگہ کام کرتا ہے۔ اور ہم اس کے نور فراست سے اور نور علم اور اسکی تائید ربانی سے حصہ پاتے ہوئے ہم دیکھتے ہیں اور سنتے ہیں۔ سوچتے ہیں۔ اور نتائج پیدا کرتے ہیں۔

افراد ملت

اس پاکیزہ جسم کے اعضاء اور جوارح ہو جاتے ہیں۔ اور وہ خون صالح جو اس قلب میں پیدا ہوتا ہے۔ اسے لیکر تمام رگ و ریشہ میں پھیلا دیتے ہیں۔ اور اس طرح جسم کا ذرہ ذرہ ایک جدید تازگی حاصل کرتا رہتا ہے۔ ہمارے ہاں امام اور نظام شوریٰ کا پایا جانا زندگی سچائی۔ قوت حیات کی ایک زندہ دلیل ہے۔

(۲)

مجلس مشاورت پر نظارتوں کے کام پر نظر

نظام سلسلہ کے قیام کے لئے اس چیز کی بھی ضرورت ہے۔ کہ تقسیم عمل ہو۔ الہٰی نظام کو دیکھا جائے۔ تو اس میں بھی ہمکو ہر کام کے لئے تقسیم عمل نظر آتی ہے۔ چاند کا کام الگ ہے۔ سورج کا الگ۔ ستاروں کا الگ۔ ہوا کا الگ پانی کا الگ۔ الغرض کائنات کی ہر ایک چیز کا ایک الگ ادارہ ہے۔ مسلمانوں کے زوال کا ایک سبب یہ بھی تھا۔ کہ انہوں نے آخری دور میں سب کاموں کو مخلوط کر دیا۔ اور تقسیم عمل نہ رہنے دی۔ سلسلہ احمدیہ کے ذریعہ جیسے میں لکھ چکا ہوں۔ کہ ہر اسلامی کام کا ایک احیاء جدید ہوا۔ اس امر کا بھی احیاء ہوا۔ کہ کام تقسیم عمل کے اصول پر ہو۔ اس کے گوناگوں فائدے ہیں۔ جیسے اعضاء کو دیکھئے۔ کہ اس طرح کام کرنے والے اعضاء پر غیر معمولی بوجھ نہیں پڑتا برخلاف اس کے اگر جگر اپنا کام چھوڑ دے۔ تو پھیپھڑے پر غیر معمولی کام کا بوجھ پڑ جاتا ہے۔ اور اس بوجھ کو برداشت نہ کر سکنے کی وجہ سے تمام نظام دموی اور عصبی میں خلل واقع ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر ہر ایک عضو اپنا اپنا کام کرتا رہے۔ تو انسانی زندگی بآسانی اور بخوبی قائم رہ سکتی ہے۔ اسی طرح اگر قومی کاموں میں ایک ہی شخص پر یا ایک ہی ادارے پر بوجھ ہو تو اس بوجھ سے خلل واقع ہونا ضروری ہے۔ اس لئے اسی سے بچانے کے لئے ضروری ہے۔ کہ مختلف ادارے الگ حیثیتوں میں قائم ہوں۔ چنانچہ اسی صحیح اصول پر جس پر دنیا اور کون کا نظام چل رہا ہے۔ جس پر جسم انسانی اور ہر قسم کی مشینیں چل رہی ہیں۔ ہمارے امام نے (ایدہ اللہ بنصرہ العزیز) سلسلہ کے ادارے الگ حیثیتوں سے قائم کئے ہیں۔ اسی کا نتیجہ ہے۔ کہ کبھی اور کسی وقت ہمارے سلسلہ کا ایک کام دوسرے کاموں سے ٹکراتا نہیں۔ اور خدا کے فضل سے یہ ادارے جن کو ہم نظارتیں کہتے ہیں۔ ایک بڑے کارخانے کی مشینری کی طرح چل رہے ہیں۔

ان اداروں کی دیکھ بھال حضرت امام کی طرف سے ہر وقت ہوتی رہتی ہے۔ لیکن ایک دیکھ بھال کا موقع ہماری مجلس شوریٰ بھی ہوتی ہے۔ جس میں ہندوستان کے سارے شہروں اور ساری انجمنوں کے نمائندے جمع ہوتے ہیں۔ ان کے سامنے یہ ادارے ہر معاملہ میں جوابدہ ہوتے ہیں۔ اور اسی طرح سے اس مشینری کا ایک ایک پرزہ سالانہ دیکھ بھال میں آجاتا ہے۔ اور قومی نمائندوں کو معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ جس بلند و بالا عمارت کی بنیاد ہم اٹھا رہے ہیں۔ وہ بالکل درست حالت میں ہے

(۳)

حضور امام کے زیر سایہ ہماری ٹریننگ

یہ زمانہ اسی قسم کا ہے۔ کہ لوگ یورپ کے زیر اثر ہر ایک کام کر رہے ہیں۔ ہمارا کھانا۔ پینا۔ سونا۔ جاگنا حتیٰ کہ لباس چہرہ کی وضع قطع ہنسنا۔ رونا سب یورپ کے رنگ میں رنگین ہو رہا ہے۔ اس لئے ہر قوم پارلیمنٹری اصولوں کو پسند کرنے لگی ہے۔ اور مجلس شوریٰ کے ساتھ ہی انسانی ذہن فوراً پارلیمنٹ کے اصول و ضوابط کی طرف چلا جاتا ہے۔ پارلیمنٹ بھی ایک بادشاہ کو تسلیم کرتی ہے۔ مگر وہ بادشاہ بالکل ایک شاہ شطرنج ہوتا ہے۔ جس کا کوئی اختیار نہیں ہوتا۔ پارلیمنٹ ہی اسے بناتی ہے۔ اور پارلیمنٹ اسے معزول بھی کر سکتی ہے۔ بادشاہ پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے قوانین اکثر حالتوں میں توڑ نہیں سکتا۔ اور اسے مجبور ہونا پڑتا ہے۔ کہ وہ پارلیمنٹ کے پاس کردہ ریزولیوشنوں کے سامنے جھکے۔

ان پارلیمنٹوں میں ایک دوسرے کے مخالف پارٹیاں بیٹھی ہوتی ہیں۔ بعض ان میں سے بعض حکومت کے اداروں پر رائے زنی کرنا اپنا فرض خیال کرتی ہیں۔ بعض پارٹیاں ایک دوسرے کی مخالف ہوتی ہیں۔ اور وہاں جیت انہی کی ہوتی ہے۔ جو پراپیگنڈا کے ساتھ اپنے ہمخیالوں کی تعداد بڑھالیں۔ وہاں کامیابی کا راز

ووٹ ہے

وہ مل مل کر سازشیں کرتے ہیں۔ اور ایک دوسرے کی رائے پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ ان سازشوں کا نام اسلام نے

نجویٰ

رکھا ہے۔ اور اسے سخت ناپسند کیا ہے۔ دنیا میں آپ کسی ملک میں چلے جائیں۔ آپ دیکھیں گے۔ کہ اس کا نظام پارلیمنٹری بالکل غلط اصولوں پر چل رہا ہے۔ ہم جب پہلے دن مجلس شوریٰ میں گئے۔ تو ہم میں سے بھی بہت سے لوگوں کا خیال یہی تھا۔ کہ ہم پارلیمنٹ میں جارہے ہیں۔ ہم اب سلسلہ کا کام کرنے والے عمال پر نکتہ چینی کریں گے۔ ہم ووٹنگ کے ذریعہ ایک دوسرے پر غالب آسکیں گے۔ ہم لوگوں کو اپنا ہم خیال بنا سکیں گے۔ اور معلوم نہیں اس سلسلہ میں یورپ کی پارلیمنٹوں کو سامنے رکھتے ہوئے کیا کیا خیال آتے ہونگے۔ ہم میں سے بہتوں کو معلوم ہی نہ تھا۔ کہ اسلامی مجلس شوریٰ کیا ہے اور اس کے کیا آداب ہیں۔

لیکن

ہماری ایک لمبی ٹریننگ نے جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمائی۔ آج احمدی قوم اسلامی مجلس شوریٰ کی حقیقت سے آگاہ ہو گئی ہے۔ اور نمائندگان نے اس امر کو بخوبی سمجھ لیا ہے۔ کہ مجلس شوریٰ صرف اپنے امام کو مشورہ دینے کے لئے جمع ہوتی ہے۔ مگر اس مجلس پر

کثرت اصوات (یعنی ووٹنگ)

کا کوئی اثر نہیں۔ امام مجبور نہیں کیا جا سکتا۔ کہ وہ ہر مشورے کو تسلیم کرے۔ خواہ وہ متفقہ ہی کیوں نہ ہو۔ امام کو حق ہے۔ کہ وہ جس فیصلے کو سلسلہ کے مفاد کے خلاف خیال کرے۔ اسے رد کر دے۔ ایک دوسرے کو متاثر کرنے کی سعی مجلس شوریٰ میں جائز نہیں سمجھی جا سکتی۔ کارکنوں پر محض انکو شرمندہ اور ذلیل کرنے کے لئے اعتراض کرنے درست نہیں خیال کئے جا سکتے۔

چنانچہ حضرت امام نے بھی

اس امر کے متعلق اظہار خوشنودی فرمایا۔ کہ لوگ اب اس امر کو جان گئے ہیں۔ کہ محض اعتراضات کرنا کوئی اچھا کام نہیں

ہماری مجلس شوریٰ

اس طرح صحیح معنوں میں ایک باخدا لوگوں کی جماعت ہوتی ہے۔ جو سلسلہ کی ترقی کے لئے ہر قسم کی دھڑا بندیوں سے بالا ہو کر حضرت امام کے حضور غور و فکر کے بعد مشورہ پیش کر دیتے ہیں۔ چونکہ محض کثرت رائے کوئی چیز نہیں۔ اسلئے ہماری شوریٰ میں پارٹیاں بھی نہیں بنتیں۔ اور کسی کی بات کا مانا جانا بھی ضروری نہیں جانا جاتا۔ اس لئے ہماری مجلس شوریٰ یورپ کی پارلیمنٹوں کی طرح غل۔ غپاڑے۔ شور۔ دھینگا مشتی وغیرہ بدنما اور گرے ہوئے اخلاق سے ہمیشہ بالا رہتی ہے۔ اور رہے گی۔ یہ ہے اسلامی پارلیمنٹ یا مجلس شوریٰ جس کا صحیح نقشہ آج صرف اور صرف مرکز احمدیت قادیان میں ہی نظر آسکتا ہے

(۴)

نظارت بیت المال کے کام پر اظہار خوشنودی

سلسلہ کی مختلف نظارتیں ہیں۔ جن میں سے ایک نظارت بیت المال ہے۔ نظارت بیت المال کے کام کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے خوشنودی کی نگاہ سے دیکھا ہے۔ بیت المال کی نظارت سلسلہ میں اپنی جگہ بہت اہم نظارت ہے۔ سلسلہ کے سارے ادارے روپیہ ہی سے چل رہے ہیں۔ اور اگر نظارت بیت المال ذرا سست ہو جائے۔ تو سلسلہ کے سارے کاموں پر اس کا اثر پڑنا ضروری ہوتا ہے۔

نظارت بیت المال

اسوقت ایک ایسے مضبوط ہاتھوں میں ہے۔ جو اپنی دینداری نیکی تقویٰ اور قربانی غرض ہر لحاظ سے ایک قابل قدر شخصیت ہے۔ میری مراد اس سے جناب خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب سے ہے۔ خان صاحب بہت بڑے جفاکش کارکن ہیں۔ میں نے خود ان کے ساتھ نظارت امور عامہ میں کام کر کے دیکھا ہے۔ میں نے دیکھا ہے۔ کہ ان کو دفتری نظام کا ایک خاص سلیقہ ہے۔ وہ ہر کام کو ایک ترتیب اور سلیقہ سے کرتے ہیں۔ امور عامہ کے شعبہ میں انہوں نے اپنے وقت میں دفتر کو ہر طرح منظم اور اعلےٰ بنانے کی سعی کی تھی۔ اسی طرح نظارت بیت المال میں جانے کے بعد خانصاحب موصوف نے نظارت کو مختلف صیغہ جات میں تقسیم کیا۔ مثلاً بجٹ برانچیں الگ بنادیں۔ اصولی قرضہ جات کا الگ صیغہ بنایا۔ تحریکات کا صیغہ الگ قائم کیا۔ انسپکٹروں کے کام کو بہت زیادہ منظم کر دیا۔

(بقیہ ملاحظہ ہو ص۶ کالم ۳ پر)

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کردے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

ع ۶۵۱۶ ۔ میں خورشید بیگم بنت خان بہادر مولوی غلام محمد صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان محلہ دارالبرکات ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ ماہ امان ۱۳۲۲ ہش مطابق ۲ مارچ ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

زیور طلائی وزنی سات تولہ بمعہ نگ و موتی وغیرہ اندازاً قیمت چار سو روپیہ نقد مبلغ چالیس روپیہ کل مبلغ چار سو چالیس روپیہ (۴۴۰) کے دسویں حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی دسویں حصہ کی وارث صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامتہ خورشید بیگم۔ گواہ شد غلام محمد خان بہادر والد موصیہ محلہ دارالبرکات قادیان ۲/۳/۴۳ گواہ شد محمد بشیر خان برادر موصیہ محلہ دارالبرکات قادیان گواہ شد خاکسار محمد اکبر عفا اللہ عنہ ریٹائرڈ ایچ۔ ڈی۔ سی مہاجر قادیان دارالامان محلہ دارالفضل ۲/۳/۴۳۔

ع ۶۵۱۹ ۔ میں نور محمد ولد غلام محمد قوم آرائیں پیشہ دستکاری عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت اپریل ۱۹۲۳ء ساکن میانوالی ارائیاں ڈاکخانہ خاص ضلع جالندھر صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳ مارچ ۱۹۴۳ء کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری کل جائیداد شریعت کے مطابق تین بھائیوں اور بہنوں میں تقسیم ہو کر مندرجہ ذیل ہے۔ جن کی قیمت بھی موجودہ زمانہ کے لحاظ سے درج ہے۔

چاہ حویلی والا ۵/۱۲ کنال ۲۵۰/- روپے۔ چاہ برج والا ۷/۱۲ کنال ۱۵۰/- روپے۔ چاہ منڈ والا ۵/۱۲ کنال ۱۲۵/- روپے بارانی ۱/۱۲ کنال ۴/- روپے۔ حصہ کوٹھا خام ۱/۱۲ حصہ ۵/- روپے سکنی زمین ۵/۲ مرلہ بحساب ۳۰/- روپے مرلہ ۶۰/-/- روپے سکنی زمین ۱/۲ مرلہ بحساب ۲۵/- روپے مرلہ ۲۵/-/- روپے سکنی زمین کپورتھلہ میں ۱/۲ مرلہ بحساب ۹/- روپیہ ۴/۸/- روپے زیر رہن ۱/۲ حصہ ۵۰/-/- روپے۔ میزان کل ۷۱۶/- روپے

کل میزان ۷۱۶/- روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت ۷۲/- روپے کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ میری ماہوار آمدنی بحساب یومیہ کے ۱۲/- ہے۔ آمد کا ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل کراتا رہوں گا۔ اگر میں اپنی زندگی میں جائیداد کی رقم میں سے کچھ رقم مد وصیت میں جمع کراؤں۔ تو وہ وصیت سے منہا کی جائے گی۔ میرے مرنے کے بعد بھی اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد۔ نور محمد فٹر ولد غلام محمد صاحب قوم آرائیں ساکن میانوالی ارائیاں تحصیل نکودر ضلع جالندھر حال مقیم قادیان فٹر میکینیکل انڈسٹریز مقیم محلہ دارالفضل مورخہ ۳/۳/۴۳۔ گواہ شد منشی خیر الدین برادر حقیقی موصی مدرس مدرسہ ڈلہ ضلع گورداسپور مقیم محلہ دارالفضل مورخہ ۳/۳/۴۳۔ گواہ شد علی محمد عفی عنہ سیکرٹری مال محلہ دارالفضل قادیان ۳/۳/۴۳۔

ع ۶۵۱۵ ۔ میں بشیر احمد ولد مولوی غلام رسول صاحب قوم جٹ ونیس پیشہ کارکن صدر انجمن احمدیہ عمر قریباً ۲۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن لنگے ڈاکخانہ خاص ضلع گجرات صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم امان ۱۳۲۲ ہش مطابق یکم مارچ ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ کیونکہ میرے والد صاحب محترم بقید حیات موجود ہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد ۳۲/- ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد خاکسار بشیر احمد ونیس مدرس تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان دارالامان یکم امان ۱۳۲۲ ہش۔ گواہ شد ملک محمد اسماعیل پنشنر سول سرجن قادیان ۱/۳/۴۳۔

گواہ شد مرزا ناصر احمد

ع ۶۵۶۱ ۔ میں محمد رفیق ولد چودھری برکت علی صاحب قوم آرائیں پیشہ طالب علمی عمر اٹھارہ سال تاریخ بیعت ۲۸ دسمبر ۱۹۳۸ء ساکن چک ۸۵ ڈاکخانہ پتوکی منڈی ضلع لاہور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸ مارچ ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میں طالب علم ہوں۔ میرے تعلیمی اور دیگر اخراجات میرے والدین کے ذمہ ہیں۔ جیب خرچ کے طور پر مجھے ان کی طرف سے مبلغ دس روپے ماہوار ملتے ہیں۔ جن کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز یہ بھی وصیت کرتا ہوں۔ کہ آئندہ زندگی میں جس قدر جائیداد پیدا کرسکوں گا۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر جائیداد میری ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط۔ العبد۔ محمد رفیق طالب علم ایف۔ اے کلاس ۳۲۔ ڈیوس روڈ احمدیہ ہوسٹل لاہور۔ گواہ شد غلام مصطفیٰ سپرنٹنڈنٹ احمدیہ ہوسٹل لاہور۔ گواہ شد حبیب اللہ سیال موصی احمدیہ ہوسٹل لاہور ۸/۳/۴۳۔

ع ۶۴۹۵ ۔ میں رشیدہ خاتون زوجہ سخی داد خان صاحب قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ دارالرحمت قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم ماہ امان ۱۳۲۲ ہش مطابق یکم مارچ ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرے حسب ذیل زیور ہیں (۱) کانٹے طلائی دو جوڑی۔ (۲) سوئی طلائی (۳) انگشتری طلائی۔ ان زیورات کا کل وزن سوا دو تولے ہے۔ جس کی قیمت آج کل کے نرخ ۶۹ روپے فی تولہ کے حساب سے مبلغ ۱۵۵/۴/- ہے۔ اس کے علاوہ مبلغ پانصد روپے بابت میرے حق مہر میرے محترم خاوند کے ذمہ واجب الادا ہیں۔ اس تمام رقم مبلغ ۶۵۵/۴/- چھ صد پچپن روپے چار آنے کے ۱/۹ حصہ کی وصیت صدر انجمن احمدیہ قادیان کے حق میں کرتی ہوں۔ نیز مجھے اپنے خاوند محترم کی طرف سے مبلغ ۵/- بطور خرچ ملتے ہیں۔ اس کی بھی ۱/۹ حصہ کی وصیت صدر انجمن احمدیہ قادیان کے حق میں کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر اگر کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر بعد میں کوئی آمد ہوئی۔ یا کوئی جائیداد حاصل ہوئی۔ تو اس کی اطلاع دیتی رہوں گی۔ اگر میں اپنی زندگی میں اپنے حصہ وصیت سے کچھ رقم ادا کردوں۔ تو وہ وصیت کردہ حصہ میں سے منہا ہو جائے گی۔

نوٹ:۔ زیور کی قیمت موجودہ نرخ کے لحاظ سے ہے۔ موصیہ کی وفات پر یا بوقت ادائیگی جو نرخ ہو۔ اس حساب سے زر وصیت ادا کیا جائے گا۔ الامتہ بقلم خود رشیدہ خاتون۔ گواہ شد محمد علی اظہر والد موصیہ ساکن محلہ دارالرحمت قادیان گواہ شد لعل خان احمدی گجراتی دارالرحمت والد سخی داد خان بقلم خود

ع ۶۳۷۶ ۔ میں سردار خان ولد گل محمد خان قوم پٹھان پیشہ ملازمت عمر تقریباً ۲۸ سال ساکن ریاسی ڈاکخانہ ریاسی ضلع ریاسی صوبہ جموں ریاست جموں و کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶ دسمبر ۱۹۴۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

خاکسار کی موجودہ کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں۔

میرا گذارہ اس وقت ۲۰ روپیہ ماہوار تنخواہ پر ہے۔ میں تازیست ۱/۱۰ حصہ اپنی تنخواہ کا ماہوار ادا کرتا رہوں گا۔ اور میرے مرنے کے وقت اگر کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور میرے ورثاء کو اس کے دینے میں کوئی عذر نہ ہوگا۔ العبد۔ سردار خان بقلم خود کلرک دفتر وزارت ریاسی ۱۶ دسمبر ۱۹۴۲ء۔ گواہ شد احمد الدین زرگر سیکرٹری وصایا قادیان بقلم خود۔ گواہ شد

ع ۶۵۸۲ ۔ میں رضیہ بیگم زوجہ چودھری سلطان محمد صاحب قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر ۱۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۲/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میرا حق مہر مبلغ ۲۰۰/- روپیہ ہے۔ جو کہ میرے خاوند کے ذمہ ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور یکم جنوری ۱۹۴۳ء سے مبلغ ایک روپیہ ماہوار کے حساب اپنے خاوند سے وصول کر کے ادا کردوں گی۔ نیز بوقت وفات جو میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔

الامتہ بقلم خود رضیہ بیگم گواہ شد بقلم خود عنایت اللہ موصی گوکھووال چک ۲۷۶ ڈاکخانہ چک ۲۷۵ لائلپور۔ گواہ شد سلطان محمد نمبر ۵۶۸۵ وصیت خاوند موصیہ دارالفتوح قادیان گورداسپور ۲۱/۲/۴۳۔

ع ۶۵۸۳ ۔ میں امۃ اللہ بیگم زوجہ ملک عنایت الرحمن صاحب قوم ککے زئی پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن فیض اللہ چک ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶ جنوری ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت مندرجہ ذیل ہے:۔

(۱) مبلغ دو صد روپے جو بصورت حق مہر بذمہ میرے خاوند مسمی ملک عنایت الرحمن صاحب (۲) ایک عدد سوئی قیمتی تیس روپے (۳) ایک عدد انگوٹھی قیمتی تیس روپے۔ (۴) ایک جوڑی کانٹے قیمتی تیس روپے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ اگر کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد میرے مرنے کے بعد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ وارث ہوگی۔ الامتہ۔ امۃ اللہ بیگم بقلم خود۔ گواہ شد ملک عنایت الرحمن احمدی خاوند موصیہ۔ گواہ شد غلام مصطفیٰ کلرک آئی۔ اے [illegible]

ع ۶۵۸۴ ۔ میں اقبال بیگم بیوہ عبدالحق صاحب مرحوم قوم ککے زئی پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت خلافت ثانیہ ساکن فیض اللہ چک ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد اس وقت -/۲۳۷ روپیہ ہے۔ اس کے تیسرے حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی تیسرے حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ۔ نشان انگوٹھا اقبال بیگم۔ گواہ شد حافظ نور محمد بقلم خود۔ گواہ شد Mohammad Shafi Deputy Comissioners office Sheikhu pura

ع ۶۵۸۵ ۔ میں عبدالکریم ٹیلر ماسٹر ولد مہر دین قوم کمبو راجپوت پیشہ درزی عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت مارچ ۱۹۳۵ء ساکن دھرم کوٹ رندھاوا ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب حال وارد کوئٹہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷ مارچ ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرے والدین اس وقت حیات ہیں۔ اور غیر احمدی ہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد مبلغ -/۹۰ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائیداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط۔ العبد عبدالکریم ٹیلر ماسٹر کیڈا مارکیٹ کوئٹہ ۱۷/۳/۴۳ گواہ شد۔ بقلم خود احمد دین۔ گواہ شد مرزا محمد فاضل۔ تحریر کردہ احمد اللہ خاں سیکرٹری مال انجمن احمدیہ کوئٹہ۔

ع ۶۵۸۶ ۔ میں خواجہ عبدالستار ولد خواجہ عبداللہ صاحب قوم نانک پیشہ دوکانداری عمر ۲۱ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ دار الفتوح قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵ مارچ ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں۔ میری ماہوار آمدنی اس وقت قریباً دس روپے ہے۔ میں اپنی آمدنی کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور اقرار کرتا ہوں۔ کہ اپنی ماہوار آمدنی کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان ماہ بماہ کرتا رہوں گا۔ انشاء اللہ العزیز۔ میرے مرنے کے بعد اگر میری کوئی جائیداد ثابت ہو جاوے۔ تو اس کے دسویں حصہ کی بھی وصیت میں کرتا ہوں۔ العبد عبدالستار ولد خواجہ عبداللہ صاحب قوم نانک محلہ دار الفتوح قادیان۔ گواہ شد خواجہ عبدالحمید ولد خواجہ عبداللہ محلہ دار الفتوح قادیان گواہ شد۔ خواجہ عبداللہ ولد خواجہ گلاب الدین مرحوم محلہ دار الفتوح قادیان۔

ع ۶۶۱۹ ۔ میں زینب زہرہ زوجہ چودھری نصیر احمد قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۱۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان محلہ دار الرحمت ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔

سونا ساڑھے چھ تولہ بصورت زیورات جس کی موجودہ قیمت مبلغ -/۵۰۰ روپیہ ہے۔ اس کے علاوہ حق مہر -/۱۰۰۰ روپے ہے۔ جو ابھی میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ اراضی دس مرلہ واقع محلہ دار الشکر قیمت مبلغ -/۱۱۰ روپے بنتی ہے۔ نقد مبلغ -/۵۰۰ روپے۔ یعنی کل رقم -/۲۱۱۰ روپے بنتی ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور اگر کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد میرے مرنے کے وقت ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اور اگر کوئی رقم میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کر دوں۔ تو وہ رقم میرے مرنے کے بعد ثابت شدہ جائیداد سے منہا ہوگی۔ اس وقت میری کوئی آمد نہیں ہے۔ لیکن میرا گذارہ میرے خاوند کی آمدنی پر ہے۔ الامۃ۔ زینب زہرہ۔ گواہ شد چودھری بشیر احمد برادر موصیہ کلرک صدر انجمن احمدیہ قادیان۔ گواہ شد چودھری نصیر احمد۔ میں تصدیق کرتا ہوں۔ کہ موصیہ زینب زہرہ کا حق مہر مبلغ -/۱۰۰۰ روپے میرے ذمہ واجب الادا ہے۔ چودھری نصیر احمد جٹ باجوہ۔

ع ۶۵۸۹ ۔ میں عبدالحق ملک کیپٹن آئی۔ ایم۔ ایس ولد ڈاکٹر عبدالغنی مرحوم قوم اعوان پیشہ ملازمت عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن بھیرہ ڈاکخانہ خاص ضلع شاہپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱ فروری ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے۔

(۱) قطعہ زمین ۲ کنال واقعہ محلہ دار الانوار قادیان نزد مسجد محلہ مذکورہ قیمتاً مبلغ -/۹۶۰ روپیہ۔ اسکی قیمت کل ادا کر چکا ہوں۔ مگر فی الحال قبضہ نہیں ملا۔

(۲) دو عدد قطعات زمین سفید واقع بطرف مغرب احمدیہ فروٹ فارم قیمتی مبلغ -/۲۱۰۰ روپیہ۔ اسکی بھی قیمت ادا کر چکا ہوں۔ مگر فی الحال قبضہ نہیں ملا۔

(۳) جدی جائیداد جو کہ لاہور اور جہلم میں زمین سفید اور مکانات کی صورت میں ہے۔ سفید زمین واقعہ اسلامیہ پارک پونچھ روڈ لاہور اور مکان واقعہ محلہ عیدگاہ جہلم ہے۔ اسکی تقسیم ابھی مکمل طور پر نہیں ہوئی۔ اور اس میں میرے ساتھ میری والدہ اور دیگر چار بھائی ہیں۔ مندرجہ بالا جائیداد کے دسویں ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گذارہ اس جائیداد پر نہیں۔ جسکی کوئی آمدنی نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اس وقت ماہوار تنخواہ کے ہے۔ جو کہ مبلغ -/۶۰۰ روپیہ ہے۔ اس میں مبلغ -/۵۴ روپیہ انکم ٹیکس منہا ہو جاتا ہے۔ باقی -/۵۴۶ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ یعنی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں۔ تو اس قدر روپیہ اسکی قیمت سے منہا کر دیا جاوے گا۔ فقط ۲۱ فروری ۱۹۴۳ء۔ العبد عبدالحق ملک۔ گواہ شد سید عبدالرشید احمدی سب انسپکٹر آف ورکس ریلوے محلہ گول کمرہ شہر سیالکوٹ۔ گواہ شد۔ محمد شفیع سیکرٹری وصایا سیالکوٹ شہر ۲۱/۲/۴۳۔

ع ۶۶۱۸ ۔ میں فاطمہ زوجہ عبدالمنان قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۱۹ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۲ء ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱ مارچ ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ زیورات نفیسیاں طلائی دو تولہ قیمت ایک سو چالیس روپیہ۔ کانٹے طلائی نصف تولہ قیمت سینتیس روپے اور مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ جو میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ اور دس روپیہ جیب خرچ جو مجھے اپنے خاوند کی طرف سے ماہوار ملتا ہے۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی کسی قسم کی جائیداد نہیں ہے۔ میں اپنے زیورات مہر اور جیب خرچ ماہوار سب کے آٹھویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں میرے مرنے کے بعد جو میری جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان آٹھویں حصہ کی مالک ہوگی۔ الامۃ فاطمہ بقلم خود موصیہ ۱۱ مارچ ۱۹۴۳ء۔ گواہ شد مرزا عبدالکریم ریٹائرڈ محلہ دار العلوم قادیان مورخہ ۱۱ مارچ ۱۹۴۳ء۔ گواہ شد جمعدار عبدالمنان ۱/۱۵ پنجاب رجمنٹ انبالہ چھاؤنی مورخہ ۱۴ مارچ ۱۹۴۳ء

ع ۶۶۱۱ میں فضل کریم ولد میاں محمد امین صاحب قوم پراچہ پیشہ وکالت عمر ۴۷ برس تاریخ بیعت ۱۹۰۴ء ساکن بھیرہ ڈاکخانہ خاص ضلع شاہپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶ اپریل ۱۹۴۳ء مطابق ۶ ماہ شہادت ۱۳۲۲ہش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت ماہوار آمدنی اسّی روپے ماہوار ہے۔ جس کا ۱/۱۰ حصہ ماہوار ادا کرتا رہوں گا۔ نیز میرا اثاث البیت و کتب وغیرہ قریباً ایک ہزار ہوگا۔ اور غیر منقولہ سکنی مکان واقعہ محلہ پراچگان بھیرہ مالیتی قریباً پانچ ہزار میں سے میرا حصہ شرعی قریباً ۱/۴ ہوتا ہے۔ اور اس مکان میں میری دو بہنیں اور ہم تین بھائی شریک ہیں۔ اس جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اور اگر مذکورہ بالا جائیداد کے علاوہ کوئی اور جائیداد چھوڑوں تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ حقدار ہوگی۔ ایسے ہی اگر میری موجودہ آمدنی میں ترقی ہوگی۔ تو اسی نسبت سے یعنی ۱/۱۰ حصہ اس کا ماہوار ادا کرتا رہوں گا۔ مکان مذکورہ بالا کی کوئی آمدنی نہیں ہے۔ العبد فضل کریم وکیل قادیان ۶ اپریل ۱۹۴۳ء مطابق ۶ ماہ شہادت ۱۳۲۲ہش گواہ شد کلیم الرحمان بقلم خود کارکن نظارت امور عامہ ۶/۴/۴۳ گواہ شد جلال الدین کارکن نظارت امور عامہ قادیان ۶/۴/۴۳

ع ۶۶۰۵ ۔ میں شیخ لعل محمد ولد شیخ منصب علی صاحب مرحوم قوم شیخ انصاری پیشہ پنشن عمر ۶۱ سال تاریخ بیعت ۲۲ مئی ساکن حال قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ شہادت ۱۳۲۲ہش ۲ اپریل ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

(۱) میری اس وقت جائیداد غیر منقولہ دو قطعہ مکان بلا شرکت غیرے محلہ بشیر گنج لکھنؤ میں ہے۔ جس کی قیمت بوقت خرید -/۳۷۵۰ روپیہ (سینتیس سو پچاس) تھی۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔

(۲) میری ماہوار پنشن ۸۶ روپے ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ جس کی ادائیگی ماہ صلح ۱۳۲۲ہش

سے شروع کی جاتی ہے۔

مجھے تین ماہ بعد پنشن ملتی ہے۔ اس لئے ہر پنشن پر گذشتہ تین ماہ کا حصہ آمد ادا کرتا رہوں گا۔ جو ۱/۱/۲۶ روپے (چھبیس روپے ایک آنہ) بشرح آٹھ روپیہ گیارہ آنہ ماہوار ہوتے ہیں۔ گذشتہ سہ ماہی (جنوری۔ فروری۔ مارچ ۱۹۴۳ء) کا چندہ اب ادا کرتا ہوں۔

اس کے علاوہ اور کوئی میری جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ البتہ اگر میرے مرنے پر کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ حقدار ہوگی۔

العبد لعل محمد بقلم خود موصی دارالبرکات قادیان۔ گواہ شد عظیم الرحمان بقلم خود کارکن نظارت امور عامہ قادیان ۲-۴-۴۳ گواہ شد فضل قادر بقلم خود محلہ دارالبرکات قادیان۔ ۲-۴-۴۳

عہ ۶۶۰۱۔ میں عبدالرزاق خاں ولد سردار احمد خاں قوم بلوچ پیشہ حال ملازمت عمر ۳۶ سال تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۳۹ء ساکن بستی رانجھا چاہ والا ڈاکخانہ شادن لنڈ ضلع ڈیرہ غازیخاں صوبہ سرحد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ ۶-۴-۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت جائیداد غیر منقولہ میں سے اپنے وطن ڈیرہ غازی خاں میں کچھ مزروعہ زمین ہے۔ جو ہمارے دیگر غیر احمدی رشتہ داروں میں مشترک اور متنازعہ فیہ ہے اسی طرح قادیان میں پانچ مرلہ زمین ہے۔ جو مکان کے لئے لی گئی ہے۔ اور محلہ دارالیسر میں ہے۔ اس کے سوا اور کوئی جائیداد نہیں۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔

اور میرا گذارہ اس وقت ملازمت پر ہے۔ لوکو ورکشاپ لاہور میں نو آنہ روز ملتے ہیں۔ اس کے علاوہ قحط الاؤنس بھی ملتا ہے۔ جو حالات کے لحاظ سے گھٹتا اور بڑھتا رہتا ہے۔ اس وقت اوسطاً -/۲۵ روپیہ ماہوار ملتے ہیں۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر میرے مرنے پر میری اور کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ مالک ہوگی۔

العبد عبدالرزاق خاں بقلم خود معرفت برادرم مولوی عبدالرحمن صاحب مبشر محلہ دارالفضل قادیان دارالامان۔ گواہ شد عبدالرحمن مبشر محلہ دارالفضل قادیان ۶-۴-۴۳ گواہ شد S. Abdur Rahman عفی عنہ ۶-۴-۴۳

عہ ۶۶۰۲۔ میں ریشم بی بی زوجہ محمد رمضان قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳-۴-۴۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد صرف مہر مبلغ دوصد (۲۰۰) روپیہ کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ میں اس کے دسویں حصے کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے وقت اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ نشان انگوٹھا ریشم بی بی موصیہ۔ گواہ شد محمد رمضان خاوند موصیہ ۳-۴-۴۳ گواہ شد بقلم خود حکیم احمد دین محلہ دارالسعۃ موصی ۳-۴-۴۳

عہ ۶۵۹۶۔ میں مسمی غلام رسول خاں ولد مولوی میر ولی خاں صاحب قوم اعظم آل پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن میروالی گلی حال منور آباد اسٹیٹ ڈاکخانہ سمورو ضلع تھرپارکر سندھ ڈاکخانہ یونی ضلع ہزارہ صوبہ سرحد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱-۳-۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میرا گذارہ صرف اس تنخواہ پر ہے۔ جو مجھے ایم۔ این سنڈیکیٹ سے ماہانہ مبلغ بیس (۲۰) روپے اور الاؤنس -/۵/۱ روپے اور ایک من گندم ملتی ہے۔ اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور اقرار کرتا ہوں۔ کہ بعد وصیت ہر تنخواہ سے چندہ ادا کرتا رہوں گا۔ (انشاء اللہ العزیز) اگر کوئی کمی و بیشی ہوئی۔ تو اس کے مطابق ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا رہوں گا۔ اس کے علاوہ اگر میری زندگی میں یا میرے مرنے کے بعد کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط۔

العبد:۔ غلام رسول خاں ہزاروی ولد مولوی میر ولی خاں صاحب منشی منور آباد اسٹیٹ سندھ پوسٹ آفس سمارو ضلع تھرپارکر سندھ۔ گواہ شد عبدالسلام احمدی اکاؤنٹنٹ منور آباد اسٹیٹ پوسٹ سمارہ ضلع تھرپارکر سندھ ۲۱-۳-۴۳۔ گواہ شد محمد جمیل خاں منشی منور آباد اسٹیٹ سندھ ۲۱-۳-۴۳

عہ ۶۵۹۷۔ میں امۃ السلام زوجہ ڈاکٹر عبدالحق ملک کیپٹن آئی۔ ایم۔ ایس قوم کشمیری بٹ پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کشمیری محلہ سیالکوٹ ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ ماہ تبلیغ ۱۳۲۲ ہش مطابق ۱۲ فروری ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ (۱) میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ زیورات طلائی کڑے ۱۱ تولہ گلوبند ۵ تولہ۔ نکلس ۴ تولہ۔ نقیبیاں ۶ تولہ۔ بٹن ۱/۲ ۱ تولہ سنگار پٹی ۲ تولہ۔ انگوٹھیاں ۲ تولہ کانٹے ۴ تولہ۔ کل زیورات کا وزن ۱/۲ ۳۵ تولہ ہوا۔

اس کے علاوہ مہر مبلغ -/۲۰۰۰ روپیہ بذمہ خاوند ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بعد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔

اگر اس کے علاوہ کوئی جائیداد اور پیدا کر لوں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط مورخہ ۱۲ ماہ تبلیغ ۱۳۲۲ ہش۔

الامۃ۔ امۃ السلام۔ گواہ شد۔ عبدالحق ملک خاوند موصیہ گواہ شد:۔ محمد شفیع سیکرٹری وصایا سیالکوٹ ۲۱-۲-۴۳

عہ ۶۶۲۷۔ منکہ فاطمہ بی بی زوجہ محمد اسحاق قوم کھوکھر عمر ۴۲ سال پیدائشی احمدی ساکن مکھنوالہ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵-۴-۴۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

اس وقت میری جائیداد نقد ایک سو اسی (۱۸۰) روپے اور ساٹھ تولہ چاندی قیمتی پچاس روپے سونا تین ماشہ قیمت پندرہ روپیہ کل اڑھائی سو روپیہ ہوتے ہیں۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اور آج ہی بذریعہ منی آرڈر مبلغ پچیس (۲۵) روپیہ جو کہ میری جائیداد کا دسواں حصہ ہے۔ قادیان مرکز میں بھیج دئے ہیں۔ نیز مجھے پچیس (۲۵) روپیہ ماہوار میرے خاوند کی تنخواہ میں سے جو کہ آسام میں فوج کے کام پر ملازم ہیں۔ ملتے ہیں اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ ماہوار جب تک ملتے رہیں گے ادا کرتی رہوں گی۔ اور میرے مرتے وقت بھی جو میری منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد ثابت ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ حقدار ہوگی۔ بقلم خود ملک سراج الدین احمدی پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ سمبڑیال۔ العبدہ فاطمہ بی بی (دستخط موصیہ) گواہ شد احمد دین احمدی راجپوت سمبڑیال بقلم خود۔ گواہ شد خوشی محمد احمدی سکنہ مکھنوالہ والد موصیہ

ہم تصدیق کرتے ہیں کہ مسماۃ فاطمہ بی بی زوجہ محمد اسحاق قوم کھوکھر پابند صوم و صلوٰۃ ہے۔ اور ہر ایک طرح سے صالح اور مخلص احمدی ہیں۔ گواہ شد خوشی محمد والد موصیہ۔ گواہ شد ملک سراج الدین احمدی پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ سمبڑیال بقلم خود۔

عہ ۶۶۲۹۔ میں سید محمود ولد جمال متوفی قوم اعوان پیشہ تجارت عمر اکتیس سال تاریخ بیعت ۱۹۳۴ء ساکن بی مارکیٹ کراچی ڈاکخانہ و ضلع خاص صوبہ سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸ مارچ ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جدی جائیداد کوئی نہیں ہے۔ میں نے ایک مکان خام مبلغ دوصد روپیہ میں موضع نڈھی بستی تحصیل ہری پور ضلع ہزارہ میں خرید کیا ہوا ہے۔ اس کے علاوہ تقریباً انیس کنال زمین زیر کاشت میرے پاس مبلغ آٹھ صد روپے میں رہن ہے۔ ان میں سے چار کنال نڈھی بستی میں واقع ہے۔ اور باقی گیارہ کنال اور چار کنال موضع سیہاں داکھٹا تحصیل ایبٹ آباد ضلع ہزارہ میں واقع ہے۔ اس وقت میرا گذارہ تجارت پر ہے۔ میں بی مارکیٹ کراچی میں برف و سوڈا واٹر فیکٹری کا مالک ہوں۔ میری ماہوار آمد تقریباً -/۸۰ روپیہ ہے۔ میں اس آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اور اقرار کرتا ہوں۔ کہ ماہ بماہ انشاء اللہ تعالےٰ ادا کرتا رہوں گا۔ اور اپنی آمد کی کمی بیشی کی اطلاع باقاعدہ دیتا رہوں گا۔ اور نیز میرے مرنے پر جو بھی میری جائیداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ فقط ۲۸-۳-۴۳

العبد سید محمود بقلم خود مالک سوڈا واٹر فیکٹری بی مارکیٹ کراچی گواہ شد فضل احمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کراچی ۲۸-۳-۴۳ گواہ شد امین الدین عباسی قائد مجلس خدام الاحمدیہ کراچی شہر

عہ ۶۶۲۳۔ میں غلام محمد ولد میاں احمد دین صاحب قوم ولیدول پیشہ تجارت عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۶ء ساکن مدرسہ چٹھہ ڈاکخانہ کوٹ ہرا ضلع گوجرانوالہ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ مارچ ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ میں دوکانداری کرتا ہوں۔ میری ماہوار آمد دوکان کی اوسطاً پندرہ روپیہ ماہوار ہے۔ جس کا ۱/۱۰ حصہ ہر ماہ میں بفضل خدا ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کم و بیش آمد ہوئی۔ اس کے حساب ۱/۱۰ حصہ ادا کروں گا۔ نیز اس کے علاوہ اگر کوئی میری جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ میری زندگی میں یا مرنے کے بعد ثابت ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اگر کوئی حصہ اس جائیداد کا اپنی زندگی میں ادا کر دوں۔ تو وہ حصہ اس جائیداد سے مجرا کر دیا جاویگا۔ اگر میں ادا نہ کر سکوں۔ تو میرے ورثاء اس کو ادا کریں گے۔ میرے پاس اس وقت ایک زیور کو [illegible] طلائی قیمتی -/۹۳ روپے ہیں۔ جس کا

۱/۱۰ حصہ یعنی ۹/۵/- روپے ادا کر دوں گا۔ والسلام خاکسار سید محمد لطیف انسپکٹر بیت المال کاتب ۲۲/۳/۴۳

العبد بقلم خود غلام محمد ولد احمد دین سیکرٹری تبلیغ قوم ولیوال گواہ شد۔ بقلم خود نواب دین سیکرٹری مال جماعت احمدیہ مدرسہ چٹھہ ڈاکخانہ کوٹ ہرا ضلع گوجرانوالہ۔ گواہ شد بقلم خود خوشی محمد احمدی موضع مدرسہ چٹھہ ڈاکخانہ کوٹ ہرا ضلع گوجرانوالہ ۲۲/۳/۴۳۔

۶۶۲۴ ۔ میں سائرہ بیگم بنت قاضی حبیب اللہ صاحب قوم قریشی پیشہ ملازمت عمر ۳۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن شاہدرہ طبیہ کالج ڈاکخانہ خاص ضلع شیخوپورہ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۱ مارچ ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت آمد مبلغ پچیس روپیہ ماہوار ہے۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میں شاہدرہ گرل سکول میں ملازم ہوں۔ میں اپنی تنخواہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر کوئی میری جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہوگی۔ یا میں آئندہ پیدا کروں۔ یا تنخواہ میں ترقی ہوتی رہی۔ اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ ادا کرونگی۔ میرے مرنے کے بعد بھی جو میری جائیداد ثابت ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں نے اس وقت برائے اعلان وصیت ۳/۸/- روپے ادا کر دئے ہیں۔ العبدہ۔ سائرہ بیگم معلمہ طبیہ کالج شاہدرہ باغ ڈاکخانہ خاص ضلع شیخوپورہ ۳۱/۳/۴۳۔ گواہ شد سید محمد لطیف انسپکٹر بیت المال قادیان ۳۱/۳/۴۳۔ گواہ شد منور احمد برادر موصیہ طبیہ کالج شاہدرہ ڈاکخانہ خاص ضلع شیخوپورہ ۳۱/۳/۴۳۔

۶۶۲۲ ۔ میں شیر محمد احمدی ولد مہتاب قوم جٹ پیشہ زراعت عمر ۳۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک لوہٹ ڈاکخانہ بہلول پور ضلع لدھیانہ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹ مارچ ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ (۱) میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ جدی زرعی زمین دس بیگھہ پختہ اور زر خرید گیارہ بیگھہ پختہ جو کہ موضع چک لوہٹ اور قصبہ بہلول پور تحصیل سمرالہ ضلع لدھیانہ میں واقع ہے کل زرعی زمین کی قیمت موجودہ نرخ سے مبلغ چار ہزار روپیہ کے قریب ہے۔ اور اسی طرح مبلغ چار ہزار روپیہ میں مختلف دیہاتوں میں مختلف قطعات زمین میرے پاس رہن ہیں۔ اسی طرح ایک مویشی خانہ اور ایک رہائشی مکان بھی میرے پاس ہے۔ جن کی موجودہ قیمت قریباً چار سو روپیہ ہوگی۔ یعنی کل جائیداد قریباً مبلغ آٹھ ہزار چار سو روپیہ کی ہوتی ہے۔ کہ نصف جن کے چار ہزار دو سو روپیہ بنتے ہیں۔ اس کے دسویں حصہ کی وصیت میں بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔

(۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔

(۳) اگر اس کے بعد کوئی جائیداد اور پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو۔ اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اللہ تعالےٰ اسے قبول فرمائے کاتب الحروف خاکسار محمد شجاعت علی احمدی انسپکٹر بیت المال قادیان العبد شیر محمد بقلم خود سکرٹری مال چک لوہٹ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد محمد موسیٰ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد محمد اسماعیل پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک لوہٹ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد ابراہیم [illegible] احمدی نشان انگوٹھا۔

۶۶۱۴ ۔ میں احمد خاں ولد شیر محمد صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۹ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۱ء ساکن بگول ڈاکخانہ گھوڑیواہ ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۴/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اڑھائی گھماؤں زمین واقعہ موضع بگول ہے۔ ایک مکان واقع موضع بگول جو ہم تین بھائیوں میں مشترک ہے۔ جس میں میرا ۱/۳ حصہ ہے۔ میری ماہوار تنخواہ مبلغ [illegible] روپے ہے۔ میں مذکورہ بالا جائیداد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور اپنی آمدنی کا دسواں حصہ تاحیات داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا آمدنی کی کمی بیشی کی اطلاع دیتا رہوں گا۔ میرے مرنے پر اگر کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد: نشان انگوٹھا احمد خاں موصی۔ گواہ شد بقلم خود عبد الغنی ہیڈ کلرک۔ ۴۰۳ ورکشاپ اینڈ پارک کمپنی پی۔اے۔آئی فورس ساکن موضع بجلیسر ڈاکخانہ گجرات پنجاب۔ گواہ شد Ghulam Sarwar store Keeper ساکن موضع چوہڑ ڈاکخانہ سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ۔

۶۶۱۳ ۔ میں رقیہ خانم زوجہ سید مبارک علی شاہ قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر چوالیس سال تاریخ بیعت اکتوبر ۱۹۱۹ء ساکن لدھیانہ ڈاکخانہ خاص ضلع لدھیانہ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴ ماہ امان ۱۳۲۲ ہش حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں۔ منقولہ جائیداد حق مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ اور زیورات قیمتی ۲۰۰ روپے پر مشتمل ہے۔ میرا مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ بذمہ شوہر ہے جو ابھی تک میں نے وصول نہیں کیا۔ زیورات قیمتی دو صد روپیہ میرے خاوند نے مجھ سے قرض لیکر خانگی ضروریات میں خرچ کیا ہوا ہے۔ گویا ۱۲۰۰/- روپے میرے شوہر کے ذمہ واجب الادا قرض ہے۔ میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام کرتی ہوں۔ اور اقرار کرتی ہوں۔ کہ اپنی منقولہ جائیداد کا ۱/۱۰ یعنی ایک سو بیس روپے یکمشت یا بالاقساط ادا کر دوں گی۔ اگر خدانخواستہ میں یہ رقم اپنی حین حیات میں ادا نہ کر سکی۔ یا اس رقم کا کوئی حصہ میرے ذمہ واجب الادا رہ گیا۔ تو اسکی ادائیگی کا ذمہ وار میرا شوہر سید مبارک علی شاہ سکرٹری مال جماعت احمدیہ لدھیانہ ہوگا۔ اس کے علاوہ اگر بوقت وفات میری کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ فقط الامۃ رقیہ خانم نشان انگوٹھا۔ گواہ شد مبارک علی شاہ بقلم خود خاوند موصیہ۔ گواہ شد سید محمد احمد پسر موصیہ گواہ شد خاکسار برکت علی لائق امیر جماعت احمدیہ لدھیانہ۔

۶۶۰۷ ۔ میں برکت بی بی بیوہ محمد ابراہیم قوم راجپوت پیشہ زمینداری عمر پچاس سال تاریخ بیعت ۱۹۳۹ء ساکن لاہوریاں ڈاکخانہ دولت نگر ضلع گجرات صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷ مارچ ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ کہ میں اپنے مرحوم شوہر کی جائیداد جو کہ ایک خام مکان قیمتی تین سو روپیہ اور پانچ بیگھہ زمین قیمتی ستائیس سو روپیہ یعنی تین ہزار کی جائیداد کے ۱/۸ حصہ کی مالک ہوں۔ میں اس کے دسویں حصے کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ اور میرا حق مہر ۳۲/- روپے ابھی تک شوہر مرحوم کے ذمہ واجب الادا ہے۔ جو کہ ان کی جائیداد سے لیا جائیگا۔ اسکے بھی دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد نہیں ہے۔ نہ منقولہ نہ غیر منقولہ میری کوئی ماہوار آمدنی نہیں ہے۔ میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ہو۔ تو اس کے دسویں حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد نشان انگوٹھا برکت بی بی موضع لاہوریاں ڈاکخانہ دولت نگر ضلع گجرات۔ گواہ شد عبد الحمید حوالدار کلرک ۲ انڈین فیلڈ رجمنٹ کوئٹہ حال موضع لاہوریاں۔ گواہ شد بقلم خود محمد حسین ولد خوشی محمد قوم راجپوت ساکن حال لاہوریاں ڈاکخانہ دولت نگر تحصیل و ضلع گجرات۔

۶۵۹۹ ۔ میں محمد عبد اللہ خاں ولد مولوی غلام رسول صاحب قوم گھی راجپوت پیشہ ملازمت عمر چھبیس سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن بدوملہی ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم اپریل ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت منقولہ و غیر منقولہ جائیداد کچھ نہیں ہے۔ صرف آمدنی ماہوار ۶۵ روپے ہے۔ جس پر میرا گزارہ ہے۔ گذشتہ دنوں کی تنخواہوں میں سے کچھ رقم بقایا میرے پاس نقد ۲۰۰/- روپے موجود ہے۔ اس نقد جائیداد اور آمد ماہوار کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نقد رقم کا ۱/۱۰ مبلغ ۲۰/- روپے نقد ادا کر دئے ہیں۔ اور اقرار کرتا ہوں۔ کہ اگر وقت وفات میری کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو۔ جس کے دسویں حصہ کی وصیت میں حین حیات میں ادا نہ کر سکا ہوں۔ تو اس کے دسویں حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ مالک ہوگی۔ میرے ورثاء کو کوئی اختیار حجت نہ ہوگا۔ یہ چند حروف بطور سند لکھ دئے ہیں۔ المرقوم یکم اپریل ۱۹۴۳ء العبد بقلم خود محمد عبد اللہ خاں احمدی معرفت مولوی غلام رسول صاحب احمدی ٹھیکیدار ابیانہ بدوملہی خاص۔ تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ گواہ شد غلام احمد مولوی فاضل بدوملہی بقلم خود ۱/۴/۴۳ گواہ شد غلام رسول بقلم خود والد موصی

۶۵۹۵ ۔ میں خاکسار برکت علی لائق ولد میاں امام بخش صاحب مرحوم قوم قریشی پیشہ گورنمنٹ پنشنر عمر ساڑھے پچپن سال تاریخ بیعت ۱۹۰۹ء ساکن لدھیانہ ڈاکخانہ خاص ضلع لدھیانہ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸ ماہ امان ۱۳۲۲ ہش مطابق ۱۸/۳/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد ایک پختہ مکان موسوم بہ "دار الفضل" واقعہ کوچہ مولوی برکت علی لائق قریشی لدھیانہ اور ایک مکان پختہ و خام واقعہ قصبہ دھرم کوٹ ضلع فیروز پور پر مشتمل ہے۔ جو مکان میرا لدھیانہ میں ہے۔ اسکی قیمت قریباً پانچ ہزار روپیہ ہے۔ اور دھرم کوٹ والے مکان کی میرے حصہ کی قیمت قریباً چار سو روپیہ ہے۔ گویا اس وقت میں ۵۴۰۰/- روپے (پانچہزار چار سو روپے) کی جائیداد کا مالک ہوں۔ لیکن ایک ہزار روپیہ میری بیوی کا حق مہر مجھ پر قرض ہے۔ اس لئے بعد منہائی ایک ہزار روپیہ مبلغ چار ہزار چار سو میری جائیداد کی قیمت ہوئی۔ جس کے دسویں حصہ یعنی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور اقرار کرتا ہوں۔ کہ انشاء اللہ العزیز چار ہزار چار سو روپے کا ۱/۱۰ مبلغ ۴۴۰/- روپے (چار سو چالیس روپے) اپنی زندگی میں یکمشت یا بالاقساط ادا کر دوں گا۔ علاوہ ازیں مجھے گورنمنٹ کی طرف سے ۵۱/۲/۱۰ روپے بطور پنشن ملتے ہیں۔ میں اپنی پنشن کا ۱/۱۰ حصہ بھی ماہ بماہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتا رہوں گا۔ اس کے علاوہ میری وفات پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ فقط والسلام۔ العبد خاکسار برکت علی لائق امیر جماعت احمدیہ لدھیانہ۔ گواہ شد عبد الغنی قریشی پسر موصی دار الفضل لدھیانہ گواہ شد محمد اقبال احمد قریشی پسر موصی دار الفضل لدھیانہ۔

۶۶۲۰ ۔ میں چودھری نصیر احمد ولد چودھری فضل احمد صاحب قوم جٹ باجوہ پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن تلونڈی عنایت خاں ڈاکخانہ پسرور ضلع سیالکوٹ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ

۸/۴/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ کیونکہ میرے والد صاحب بفضل خدا زندہ موجود ہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد -/۱۰۵ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی فقط۔ العبد بقلم خود چودھری نصیر احمد جٹ باجوہ این۔ سی۔ او ۳۴ سپلائی سیکشن معرفت ۲ ایڈوانس بیس پوسٹ آفس انڈیا گواہ شد چودھری بشیر احمد کلرک دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان ۸/۴/۴۳۔ گواہ شد چودھری نذیر احمد خاں جٹ دارالرحمت قادیان ۸/۴/۴۳۔

عـ۶۶۴۱ - میں عبدالستار فاروقی ولد محمد عبدالکریم صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال ساکن جیدیمٹ پلی ڈاکخانہ حیدرآباد دکن۔ ضلع حیدرآباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵ مارچ ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری آمد مبلغ [illegible] سکہ عثمانیہ (جس کے معادل [illegible] سکہ کلدار ہوتے ہیں) ہے۔ میں اپنی اس ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور اقرار کرتا ہوں۔ کہ اس کے مطابق ۱/۱۰ حصہ کے حساب سے اپنا حصہ آمد ماہوار ادا کروں گا۔ میری اس وقت جائیداد ایک سیکل اور اسباب امور خانہ داری تقریباً [illegible] روپیہ عثمانیہ ایک دستی گھڑی قیمتی [illegible] جملہ تقریباً [illegible] سکہ عثمانیہ (جس کے معادل مبلغ [illegible] ہوتے ہیں)۔ میں اپنی اس جائیداد کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ اور نیز یہ بھی وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری وفات پر کوئی منقولہ و غیر منقولہ اس کے علاوہ جائیداد میری متروکہ ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ العبد محمد عبدالستار فاروقی ۲۹۹-۳ بے پلی حیدرآباد دکن۔ گواہ شد ذوالفقار علی خاں۔ گواہ شد محمد معین الدین سالار جنگ بلڈنگ حیدرآباد۔ دکن۔

عـ۶۵۹۰ میں عطاء اللہ ولد میاں سراج دین صاحب مرحوم قوم جٹ باجوہ پیشہ ملازمت عمر ۲۱ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹ مارچ ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ کیونکہ میرے والد صاحب بزرگوار بفضلہ تعالیٰ زندہ ہیں لیکن میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ مبلغ پینسٹھ روپیہ (-/۶۵) ماہوار ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز میری وفات کے وقت بھی جو میری جائیداد ثابت ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد عطاء اللہ بقلم خود دارالرحمت قادیان گواہ شد مختار احمد ہاشمی کارکن صدر انجمن احمدیہ ۲۹/۳/۴۳۔ گواہ شد نور احمد بقلم خود ۲۹/۳/۴۳۔

عـ۶۶۴۲ - میں محمد شریف احمد ولد محمد مختار احمد صاحب مرحوم قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۲ء ساکن حیدرآباد دکن بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ مارچ ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

(۱) اس وقت میری ماہوار آمد مبلغ [illegible] سکہ عثمانیہ (جس کے معادل ۱۲/۶ سکہ کلدار ہوتے ہیں) ہے۔ میں اپنی اس ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور اقرار کرتا ہوں کہ اس کے مطابق ۱/۱۰ حصہ کے حساب سے اپنا حصہ آمد ماہوار ادا کرونگا۔ (۲) میری اس وقت جائیداد صرف ایک بائیسکل اور اسباب خانہ داری پر مشتمل ہے۔ جس کی جملہ مالیت مبلغ [illegible] سکہ عثمانیہ (جس کے معادل [illegible] سکہ کلدار ہوتے ہیں) ہے۔ میں اپنی اس جائیداد کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ اور نیز یہ بھی وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری وفات پر کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ اس کے علاوہ میری متروکہ ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ مالک ہوگی فقط۔ العبد محمد شریف احمد احمدیہ گلشن بیرون دروازہ غازی بنڈہ حیدرآباد دکن۔ گواہ شد محمد معین الدین۔ سالار جنگ بلڈنگ حیدرآباد دکن۔ گواہ شد بشارت احمد امیر جماعت حیدرآباد احمدیہ گلشن بیرون دروازہ غازی بنڈہ حیدرآباد دکن۔

عـ۶۵۱۷ - میں ملک عنایت الرحمٰن ولد بابو خلیل اللہ صاحب قوم ککے زئی پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن فیض اللہ چک ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶ جنوری ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت مبلغ ساٹھ روپے ہے۔ میں اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان وصیت کرتا ہوں۔ نیز میرے مرنے کے بعد اگر کوئی میری جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ پر بھی میری وصیت حاوی ہوگی۔ العبد ملک عنایت الرحمٰن احمدی بقلم خود۔ گواہ شد غلام مصطفیٰ صادق کلرک آئی۔ زے۔ او۔ سی جبلپور گواہ شد نور الدین احمدی نیا محلہ جبلپور شہر۔

عـ۶۶۴۳ - میں محمد امام غوری ولد محمد یوسف غوری صاحب مرحوم قوم شیخ پیشہ ملازمت خانگی عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن حیدرآباد دکن بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶ ماہ تبلیغ ۱۳۲۲ ہش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ میری ماہوار آمد مبلغ [illegible] سکہ عثمانیہ (جس کے معادل [illegible] کلدار ہوتے ہیں) ہے۔ میں اپنی اس ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں اور اقرار کرتا ہوں۔ کہ اس کے مطابق ۱/۱۰ کے حساب سے اپنا حصہ آمد ماہوار ادا کروں گا۔ نیز یہ بھی وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری وفات پر کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ میری متروکہ ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ فقط العبد محمد امام غوری مکان ۱۲۲۱/۱ محلہ کھوکرواڑی اندرون ڈیوڑھی ماما جمیلہ حیدرآباد دکن۔ گواہ شد محمد معین الدین سالار جنگ بلڈنگ حیدرآباد دکن۔ گواہ شد ذوالفقار علی خاں

عـ۶۶۴۴ - میں شیخ عبدالعزیز ولد شیخ محمد دین مرحوم قوم شیخ پیشہ تجارت عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۴ء ساکن ملتان حال کوئٹہ ڈاکخانہ کوئٹہ ضلع کوئٹہ صوبہ بلوچستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ مارچ ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں۔ (۲) اس وقت میری ماہوار آمد اوسطاً -/۱۵۰ روپیہ ہے۔ جو کم و بیش ہوتی رہتی ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائیداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط العبد دستخط شیخ عبدالعزیز ولد شیخ محمد دین وصیت کنندہ گواہ شد تحریر کنندہ شیخ فضل حق دوکاندار کوئٹہ۔ گواہ شد شیخ کریم بخش بقلم خود امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ بلوچستان۔ میں اس وصیت کی تصدیق کرتا ہوں۔ کریم بخش امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ۔

عـ۶۶۴۵ - میں حمیدہ بیگم زوجہ شیخ محمد شریف صاحب اقبال بوٹ ہاؤس قوم شیخ پیشہ تجارت عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت ۷/۲۲ ساکن قادیان حال کوئٹہ ڈاکخانہ کوئٹہ ضلع کوئٹہ صوبہ بلوچستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ گیارہ اپریل ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے:-

اس وقت میری ماہوار آمدنی کچھ نہیں۔ جملہ زیورات جو میرے قبضہ میں ہیں۔ کی قیمت تین سو روپیہ ہے۔ اور میرا حق مہر مبلغ سات سو روپیہ ہے۔ یعنی کل جائیداد کی قیمت مبلغ ایکہزار روپیہ ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی میں وصیت کرتی ہوں۔ جو میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کر دوں گی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبدہ حمیدہ بیگم زوجہ شیخ محمد شریف صاحب کوئٹہ بلوچستان۔ گواہ شد تحریر کنندہ شیخ محمد اقبال ولد شیخ کریم بخش صاحب کوئٹہ۔ میں اس وصیت کی تصدیق کرتا ہوں۔ کیونکہ زیورات کی قیمت مبلغ تین صد روپیہ درست ہے۔ اور حق مہر مبلغ سات صد روپیہ بذمہ عزیز محمد شریف ہے۔ جو کہ وہ ہر وقت ادا کر دینے کو تیار ہے۔ خاکسار کریم بخش امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ بلوچستان ۱۱/۴/۴۳۔

عـ۶۶۴۶ میں محمد عبدالکریم ولد مولوی محمد اسماعیل صاحب مرحوم قوم راجپوت (بھیرا) پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان محلہ دارالفضل ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸ ماہ امان ۱۳۲۲ ہش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میں اس وقت Indian Air force میں بطور Wireless Operator مبلغ ساٹھ روپے ماہوار پر ملازم ہوں۔ جس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ علاوہ ازیں غیر منقولہ جائیداد ایک پختہ مکان واقعہ محلہ دارالفضل قادیان ہے۔ جس میں ہم پانچ بھائی ایک بہن اور والدہ شریک ہیں۔ اس میں بھی اپنے حق کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ میری کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ میرے مرنے کے بعد میری جو بھی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی دسویں حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور مالک ہوگی۔ فقط۔ العبد محمد عبدالکریم عفی عنہ ابن حضرت مولوی محمد اسماعیل صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ (سابق پروفیسر جامعہ احمدیہ قادیان) گواہ شد محمد امین بن مولوی محمد صدیق صاحب وائرلیس اوپریٹر اندھیری بمبئی ۸/۴/۴۳ گواہ شد راجہ محمد اکرم گجراتی والد بابو فضل الٰہی صاحب، وائرلیس اوپریٹر اندھیری بمبئی ۸/۴/۴۳۔

عـ۶۶۴۷ میں مسماۃ آمنہ بی بی زوجہ مولوی محمد منور صاحب قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر تقریباً ۱۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ دارالفضل قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۴/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرا حق مہر مبلغ -/۵۰۰ روپیہ ہے۔ جس میں سے مبلغ تین صد روپیہ کے قریب لے چکی ہوں۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر اس کے علاوہ بھی کوئی جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع صدر انجمن احمدیہ میں دیتی رہوں گی۔ اور یہ بھی وصیت کرتی ہوں۔ کہ اگر میرے مرنے پر میری جائیداد ثابت ہو۔ جس کا ۱/۱۰ میں صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل نہ کر چکی ہوں گی۔ تو اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میرے ورثاء

اس حصہ کی ادائیگی میں رکاوٹ ڈالنے کے حقدار نہ ہوں گے۔ الامتہ۔ آمنہ بی بی گواہ شد محمد منور خاوند موصیہ گواہ شد عبداللطیف عفی عنہ معلم المجاہدین قادیان

ع۶۲۲۸۔ میں مسمی محمد منور ولد بابو غلام احمد صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ واقف تحریک جدید عمر تقریباً ۱۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ دارالفضل قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۴/۳۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں والدین بفضلہ تعالیٰ زندہ ہیں۔ مجھے تحریک جدید کی طرف سے مبلغ -/۱۴/۱ ماہوار ملتے ہیں۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ تازندگی اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات کے وقت میری جو جائیداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ میرے ورثاء کو اس میں کسی قسم کا منازعت کا حق نہ ہوگا۔ العبد خاکسار محمد منور مولوی فاضل محلہ دارالفضل قادیان ۹/۴/۳۳ گواہ شد ابوالعطاء جالندھری قادیان ۹/۴/۳۳ گواہ شد عبداللطیف عفی عنہ بہاولپوری معلم المجاہدین قادیان دارالامان

ع۶۲۳۲۔ میں امتہ المنان ریحانہ زوجہ مرزا ظہیر الدین منور احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن قادیان مغلاں ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۳/۳۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ (۱) تھیلیاں طلائی سوا دو تولے۔ ہار طلائی سوا دو تولے۔ سوئی طلائی پون تولہ۔ کانٹے طلائی نصف تولہ۔ انگوٹھیاں طلائی معہ عدد نو ماشے۔ پازیب نقرئی اٹھائیس تولے۔ ان سب کی قیمت تخمیناً -/۳۸۸ روپے ہے۔ اور یکصد روپیہ میرے پاس نقد ہے اس کے علاوہ میرا حق مہر مبلغ -/۵۰۰ روپیہ جو ابھی میرے شوہر کے ذمہ واجب الادا ہے (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ (۳) اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کرلوں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ (۴) علاوہ ازیں مجھے میرے خاوند سے بطور جیب خرچ پانچ روپے ملتے ہیں۔ میں اس کا ۱/۱۰ حصہ ماہوار داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہوں گی۔ اور یہ بھی وصیت کرتی ہوں۔ کہ جو میری جائیداد بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامتہ۔ امتہ المنان ریحانہ موصیہ بقلم خود۔ گواہ شد بھائی عبدالرحیم محلہ دارالرحمۃ قادیان یکم مارچ ۱۹۳۳ء۔ گواہ شد مرزا برکت علی احمدی کارکن دعوۃ و تبلیغ محلہ دارالعلوم قادیان گواہ شد مرزا ظہیر الدین منور احمد قادیانی خاوند موصیہ محلہ دارالعلوم حال اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر جلار پیٹ جنکشن ایم۔ ایس۔ ایم ریلوے مدراس ۱۶ مارچ ۱۹۳۳ء

ع۶۲۳۳۔ میں محمد بشیر بھٹی ولد مولوی اللہ بخش صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن زیرہ۔ ضلع فیروزپور حال دہلی ڈاکخانہ خاص ضلع فیروزپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم امان ۱۳۱۲ ہش مطابق یکم مارچ ۱۹۳۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد مبلغ -/۵۱ روپے ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد محمد بشیر بھٹی سٹور مین آرڈیننس کلوزنگ فیکٹری دہلی ۱/۳/۳۳ گواہ شد محمد اسمٰعیل تھاپوری سیکرٹری مال حلقہ پہاڑ گنج دہلی گواہ شد نذیر احمد امیر جماعت احمدیہ دہلی۔ گواہ شد محمد شریف چغتائی پریذیڈنٹ حلقہ پہاڑ گنج دہلی۔

ع۶۲۳۴۔ میں مرزا مجید احمد ولد حضرت مرزا بشیر احمد صاحب قوم مغل پیشہ طالب علم عمر ۱۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹ اپریل ۱۹۳۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ مجھے اپنے محترم والد صاحب کی طرف سے مبلغ پندرہ روپے بطور جیب خرچ کے ملتے ہیں۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا رہوں گا۔ نیز اگر میری وفات کے بعد میری کوئی جائیداد ثابت ہوئی۔ تو اس کے دسویں حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ والسلام۔ العبد مرزا مجید احمد۔ گواہ شد مرزا مبشر احمد۔ گواہ شد مرزا بشیر احمد والد موصی۔

ع۶۲۳۵ میں امتہ الحفیظ بیگم زوجہ مولوی محمد اعظم صاحب بوتالوی فضل منزل قادیان قوم قریشی ہاشمی پیشہ خانہ داری عمر ۱۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن قادیان دارالامان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ اپریل بروز دوشنبہ ۱۹۳۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے پاس اس وقت غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے۔ اور منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

(۱) مشین سلائی قیمت -/۲۰ روپے (۲) ٹکہ طلائی -/۱۰ روپے (۳) توڑے نقرئی -/۲۲ روپے (۴) ڈنڈیاں طلائی -/۱۰ روپے (۵) پٹڑیاں نقرئی -/۲۰ روپے۔ میرے کل زیور کی قیمت موجودہ مہنگی وقت کے لحاظ سے تخمیناً ایک سو بائیس روپے بنتی ہے اور مشین کی قیمت ملاکر دو بیالیس روپے ہے۔ اس کے علاوہ مبلغ چارسو روپیہ میرا حق مہر میرے خاوند کے ذمہ تھا۔ جس میں سے میں نے ایک سو بیس روپے کی سیونگ مشین لے لی ہے۔ اب میرا حق مہر دو سو اسی روپے میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ پس اس طرح میرا واجب الادا حق مہر اور زیور کی قیمت معہ مشین ملاکر کل رقم -/۵۲۲ روپے صرف بنتی ہے۔ جس کا دسواں حصہ یعنی ۵۲/۳/۳ روپے کی وصیت میں بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ جو میں انشاء اللہ تعالیٰ ایک روپیہ ماہوار کے حساب ادا کردوں گی۔ نیز میرے مرنے کے بعد اگر میری موجودہ جائیداد میں کوئی اضافہ ہو جائے تو جتنے حصہ کی وصیت ادا ہو چکی ہو۔ اتنا حصہ منہا کرکے باقی کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان ہوگی۔ الامتہ امتہ الحفیظ بیگم بقلم خود بتاریخ ۱۲ اپریل ۱۹۳۳ء۔ گواہ شد محمد اعظم بوتالوی عفی عنہ فضل منزل قادیان دارالامان گواہ شد محمد عبداللہ بوتالوی محلہ دارالبرکات قادیان بقلم خود

ع۶۲۳۶ میں بدر النساء بیگم زوجہ محمد شریف احمد صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۸ء ساکن حیدرآباد دکن بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ مارچ ۱۹۳۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت کوئی ماہوار آمد نہیں۔ البتہ میرے شوہر نے میرے مہر (مالہ صہ) سکہ عثمانیہ کے معاوضہ میں ایک سنگر سیونگ مشین قیمتی مالہ صہ (جس کے معادل مالہ صہ کلدار ہوتے ہیں) دیدی ہے۔ جو اس وقت میرے قبضہ میں ہے۔ اس کی آمدنی بطریق کرایہ (صہ) سکہ عثمانیہ جس کے معادل عہ سکہ کلدار ہوتے ہیں۔ مجھے وصول ہوتی ہے۔ میں اپنی اس ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور سردست یہی سنگر مشین میری جائیداد ہے۔ میں اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں نیز یہ بھی وصیت کرتی ہوں۔ کہ میری وفات پر اس کے علاوہ اور کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ میری متروکہ ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ الامتہ ابہام بدر النساء بیگم موصیہ احمدیہ گلشن بیرون دروازہ غازی بنڈہ حیدرآباد دکن۔ گواہ شد بشارت احمد امیر جماعت حیدرآباد۔ احمدیہ گلشن بیرون دروازہ غازی بنڈہ حیدرآباد دکن۔ گواہ شد محمد شریف احمد شوہر موصیہ۔

ع۶۲۳۷۔ میں محبوب النساء زوجہ مولوی محمد عمر صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۲۳ جنوری ۱۹۰۲ء ساکن حیدرآباد دکن بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸ / ۲۱ تبلیغ ۱۳۱۲ ہش حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ (۱) میری اس وقت کوئی ماہوار آمد نہیں (۲) میرا زر مہر مبلغ صہ سکہ عثمانیہ جس کے معادل -/۴۲۰ روپے کلدار ہوتے ہیں ہے۔ جس کے منجملہ -/۲۰۰ سکہ عثمانیہ مجھے اپنے خاوند سے بصورت زیور وصول ہو چکے ہیں۔ اور جو اس وقت میرے قبضہ و تصرف میں ہے۔ بقیہ ۱۵۰ سکہ عثمانیہ میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ اس طرح میری جملہ جائیداد -/۴۲۰ کلدار ہوتی ہے۔ میں اپنی اس جائیداد کی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز یہ بھی وصیت کرتی ہوں۔ کہ میری وفات پر اگر اس کے علاوہ اور کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ میری متروکہ ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ فقط بقلم محمد معین الدین۔ الامتہ ابہام محبوب النساء زوجہ مولوی محمد عمر صاحب مکان ۵۴ حلقہ سوم اندرون عقب دیوڑھی نواب اقبال الدولہ حیدرآباد دکن۔ گواہ شد محمد عمر خاوند موصیہ۔ گواہ شد حبیب اللہ خاں سیکرٹری وصایا جماعت حیدرآباد مکان ۱۹۲ ملا پلی حبیب نگر حیدرآباد دکن۔

ع۶۲۳۸ میں امتہ الرشید بیگم زہرہ بنت ڈاکٹر مرزا برکت علی صاحب قوم مغل پیشہ طالب علمی عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن قادیان محلہ دارالعلوم ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ فروری ۱۹۳۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میں اس وقت دینیات کلاس درجہ خامسہ نصرت گرلز ہائی سکول قادیان میں تعلیم حاصل کررہی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ البتہ مجھے پانچ روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں اپنے اس جیب خرچ کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہا کروں گی۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد امتہ الرشید بیگم زہرہ بقلم خود

گواہ شد مرزا ظہیر الدین منور احمد برادر موصیہ اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر انڈین ریلوے اپریٹنگ کمپنی ۱۵۳ فیلڈ پوسٹ آفس د ۲۷ ن انڈیا۔ گواہ شد مرزا برکت علی احمدی والد موصیہ کارکن دعوۃ و تبلیغ قادیان شریف محلہ دار العلوم گواہ شد بھائی عبد الرحیم محلہ دار الرحمۃ قادیان گورداسپور

ع ۶۶۳۹ میں امام بخش خاں ولد احمد خاں صاحب قوم بلوچ تتکانی پیشہ ملازمت عمر ۴۱ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۹ء ساکن ہیرو غربی ڈاکخانہ ہیرو شرقی ضلع ڈیرہ غازیخاں صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷ ماہ شہادت ۱۳۲۲ ہش مطابق ۷ اپریل ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے۔

(۱) اراضی زرعی ساڑھے دس بیگھہ رقبہ واقع موضع مہندا و موضع بنڈی تحصیل سنگھڑ قیمتی اندازاً مبلغ -/۱۵۰۰ روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گذارہ صرف اس جائیداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصے کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں۔ تو اس قدر روپیہ اسکی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔ فقط ۷/۴/۴۳

العبد امام بخش خاں بقلم خود ۷/۴/۴۳ گواہ شد گل محمد خاں برادر امام بخش خاں موصی مذکور ساکن ہیرو غربی ضلع ڈیرہ غازی خاں گواہ شد چوہدری فیض احمد انسپکٹر بیت المال قادیان دار الامان۔

ع ۶۶۴۰ میں حسینی بیگم زوجہ مولوی محمد عمر صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت ۱۲ جنوری ۱۹۰۲ء ساکن حیدر آباد دکن بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸ ماہ تبلیغ ۱۳۲۲ ہش حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

(۱) میری اس وقت کوئی ماہوار آمد نہیں۔ (۲) میری اس وقت کوئی جائیداد غیر منقولہ نہیں۔ میرا زر مہر مبلغ (ماصہ) سکہ عثمانیہ (جس کے معادل ماعیہ کلدار ہوتے ہیں) مجھے میرے خاوند سے بصورت زیور وصول ہو چکا ہے۔ اور وہ اس وقت میری ملکیت ہے۔ میں اپنی اس جائیداد کی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز یہ بھی وصیت کرتی ہوں۔ کہ میری وفات پر اس کے علاوہ اور کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ میری متروکہ ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ فقط الامتہ ابہام حسینی بیگم زوجہ مولوی محمد عمر صاحب مکان ۳۸ حلقہ سوم اندرون عقب ڈیوڑھی نواب اقبال الدولہ حیدر آباد دکن۔ گواہ شد محمد عمر (خاوند موصیہ) گواہ شد حبیب اللہ خاں سیکرٹری وصایا جماعت حیدر آباد مکان ۱۹۴۴ ملا پلی حبیب نگر حیدر آباد دکن۔

ع ۶۶۱۶ میں مسماۃ کریم بی بی زوجہ شیخ محمد عبد اللہ احمدیہ بوٹ ہاؤس قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت ساکن قادیان دار الامان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵ اپریل ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ تفصیل جائیداد منقولہ مبلغ ایکہزار روپیہ مجھے اپنے والد صاحب کی طرف سے بطور ورثہ منتقل گیا ہے۔ جو میرے پاس موجود ہے۔ مبلغ پانچ صد روپیہ میرا مہر ہے۔ جو میرے خاوند کے ذمہ ہے۔ یہ غیر منقولہ جائیداد مبلغ پندرہ سو روپیہ ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی میں وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور یہ رقم میں انشاء اللہ اپنی زندگی میں ادا کر دوں گی۔ تفصیل جائیداد غیر منقولہ۔ ایک دوکان واقعہ قادیان بعمارت پختہ ہے۔ بطرف دوکان عبد الرحیم صاحب سوڈا واٹر کی ہے۔ جانب جنوب زمین دوکان مولوی عبد الرحیم صاحب پسر حضرت مولوی شیر علی صاحب ہے۔ جانب مشرق بازار کلاں کی سڑک ہے۔ یہ دوکان میں نے اپنا تمام زیور فروخت کر کے بنوائی ہے۔ اسکی اس وقت موجودہ قیمت کا اندازہ مبلغ -/۱۵۰۰ روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ اگر میرے مرنے کے بعد اور کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں کوئی رقم حصہ وصیت کے طور پر ادا کر دوں۔ تو وہ ۱/۱۰ حصہ میں سے منہا کر دی جائے گی۔ میری کوئی ماہوار آمدنی نہیں ہے۔

کاتب الحروف محمد عبد اللہ خاوند کریم بی بی احمدیہ بوٹ ہاؤس قادیان الامتہ کریم بی بی۔ گواہ شد سربلند احمدی پنشنر صدر محلہ دار الفتوح گواہ شد محمد نذیر خاں دار الفتوح ۱۵/۴/۴۳۔

ع ۶۶۲۸ میں علی محمد ولد بابو محمد بخش قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن انبالہ شہر تحصیل انبالہ ضلع انبالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶ اپریل ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میں اس وقت -/۶۶ روپے ماہوار پر ملازم ہوں۔ میں اس آمدنی کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میرے مرنے پر اگر کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ ثابت ہو۔ تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد علی محمد بقلم خود آڈیٹر آفس آف دی کنٹرولر آف اکاؤنٹس ایر فورسز انبالہ۔ گواہ شد محمد بخش موصی ولد رحیم بخش شیخ انبالہ شہر ریڈر سب جج صاحب درجہ سوم انبالہ مورخہ ۶/۴/۴۳ گواہ شد نتھے خاں عفا اللہ عنہ بقلم خود ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر محلہ کلوت انبالہ شہر۔

ع ۶۶۲۹ میں سلیمہ بانو نجمہ زوجہ بابو علی محمد صاحب قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر تقریباً ۱۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان دار العلوم حال انبالہ شہر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶ اپریل ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت سوائے زیورات و مہر مندرجہ کے اور کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میں اس کے دسویں حصے کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد منقولہ و غیر منقولہ ثابت ہو۔ تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

(۱) مہر بذمہ خاوند -/۵۰۰ روپے (۲) زیورات طلائی اس وقت مالیتی -/۱۰۰ روپے۔ العبدہ سلیمہ بانو نجمہ بقلم خود۔ گواہ شد علی محمد خاوند موصیہ محلہ تشکل کنڈ انبالہ شہر آڈیٹر آفس آف دی کنٹرولر آف اکاؤنٹس ایر فورسز انبالہ۔ گواہ شد محمد بخش موصی ولد رحیم بخش شیخ انبالہ شہر ریڈر سب جج صاحب درجہ سوم انبالہ مورخہ ۶/۴/۴۳ گواہ شد نتھے خاں عفا اللہ عنہ بقلم خود موصی ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر محلہ کلوت انبالہ شہر

ع ۶۶۳۰ میں بلقیس جہاں بیگم بنت حکیم محمد عبد الصمد صاحب قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال تاریخ پیدائشی ساکن قادیان محلہ دار الفضل ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰ مارچ ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے پاس اس وقت پارچات و برتن قیمتی مبلغ دو سو روپے ہیں۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ مجھے میرے والد صاحب پانچ روپے ماہوار بطور جیب خرچ دیتے ہیں۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر بعد میں میری ملکیت یا آمدنی میں کمی بیشی ہوئی۔ تو اسکی اطلاع بھی دفتر میں کرتی رہوں گی۔ الامتہ بلقیس جہاں بیگم بقلم خود گواہ شد عبد الصمد والد موصیہ دار الفضل قادیان۔ گواہ شد عبد الواحد صدیقی دار الفضل قادیان۔ گواہ شد غلام نبی مصری۔

ع ۶۶۳۱ میں مسماۃ رضیہ زوجہ عبد الحمید ایڈیٹر "سن رائز" قوم جٹ وڑائچ پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۴۹ کشمیر بلڈنگ میکلوڈ روڈ ڈاکخانہ لاہور ضلع لاہور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۳/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت جائیداد حسب ذیل ہے۔ تفصیل:- ایک جوڑی طلائی ۲ تولہ ۳ ماشہ قیمتی -/۱۳۵ روپے نکلس طلائی ۲ تولہ ۷ ماشہ بازاری قیمتی -/۱۵۵ روپیہ۔ سنگار پٹی طلائی ایک تولہ ۹ ماشہ بازاری قیمت -/۱۰۵ روپیہ۔ پن طلائی ۹ ماشہ قیمت ۴۵ روپے۔ انگوٹھیاں طلائی ۳ عدد وزن کل تینوں انگوٹھیوں کا ۸ ماشہ ۴ رتی قیمت ۴۲/۸/- روپے۔ کانٹے طلائی ایک جوڑی ۹ ماشہ ۴ رتی قیمت ۴۷/۸/- روپے۔ قیمت کل زیور ۵۳۰ روپیہ جبکہ خالص سونے کا نرخ تقریباً ۸۰ روپیہ تولہ ہے۔ علاوہ ازیں -/۶۰۰ روپیہ حق مہر بذمہ خاوندم واجب الادا ہے۔ میں اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ یعنی میرے مرنے پر صدر انجمن احمدیہ قادیان میری اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک ہوگی۔ نیز میری وفات کے وقت اگر میری کوئی اور جائیداد بھی ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ الامتہ رضیہ زوجہ عبد الحمید ایڈیٹر سن رائز سکنہ مذکور بقلم خود۔ گواہ شد عبد الحمید ایڈیٹر سن رائز خاوند موصیہ سکنہ مذکور۔ گواہ شد غلام محمد ثالث بقلم خود ولد بابو غلام محمد صاحب فورمین ریٹائرڈ ۴۹ کشمیر بلڈنگس میکلوڈ روڈ لاہور ۱۲/۳/۴۳۔

ع ۶۶۲۹ میں حسین بی بی بیوہ چوہدری محمد خاں قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت تقریباً ۱۹۰۶ء ساکن چہور چک ۱۱۷ ڈاکخانہ سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳ اپریل ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ البتہ اگر جائیداد مطابق احکام شرعی میرے خاوند کی وفات پہ تقسیم کی جاتی۔ تو میرے حصہ میں ۸۰۰ روپے کی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ آتی۔ اب مجھے صرف اپنے پسران کی طرف سے قریباً -/۱۰۰ روپے سالانہ بطور گذارہ ملتا ہے۔ میں اس آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ کہ تا زیست داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہوں گی۔ مذکورہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم بمد حصہ جائیداد ادا کر دوں۔ تو وہ اس رقم وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔

علاوہ ازیں میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ المرقوم ۱۳ ۳/۴۳ مختار احمد ساکن چہور چک ۲۹ ڈاکخانہ مومن ضلع شیخوپورہ۔

الامتہ۔ حسین بی بی بیوہ چودھری محمد خاں مرحوم موصیہ نشان انگوٹھا دست راست۔ گواہ شد چودھری نبی احمد ساکن چہور چک ۱۱۷ ڈاکخانہ سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ پسر موصیہ۔ گواہ شد چودھری عنایت اللہ خاں ساکن چہور چک ۱۱۷ ڈاکخانہ سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ

۶۶۵۰ع میں زینب نور زوجہ صوفی نبی بخش صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۵۶ سال تاریخ بیعت ستمبر ۱۹۳۰ء ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱ مارچ ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری جائیداد ایک سو روپیہ نقد ہے جو مہر کا مجھے میرے خاوند سے ملا ہے اور یہ روپیہ میرے بھائی امیر الدین کے پاس ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور یہ وصیت کا روپیہ میں اپنی زندگی میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کردوں گی۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور میری جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ والسلام۔ العبدہ۔ نشان انگوٹھا دست راست زینب نور زوجہ صوفی نبی بخش موصیہ۔ گواہ شد نبی بخش بقلم خود محلہ دار البرکات مکان شیخ عبد الحمید گھڑی ساز ۲۱ ۳/۴۳ گواہ شد بقلم خود بدر الدین ریٹائرڈ مبلغ سلسلہ احمدیہ ۲۱ ۳/۴۳۔

۶۶۵۱ع ۔ میں خیراں بی بی زوجہ مستری محمد دین صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۸۹۸ء ساکن بھڈیار تحصیل ترنتارن ڈاکخانہ اٹاری ضلع امرتسر صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸ ۳/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ ایک مشین سنگر پرانی جسکی قیمت اندازاً پچاس روپے ہے۔ اور پچاس روپے حق مہر بذمہ خاوند ہے۔ اور دو عدد مرکیاں طلائی قیمتی ۱۶ روپے اور چوڑیاں نقرئی قیمتی پانچ روپے ہیں۔ اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی پانچویں حصے کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامتہ نشان انگوٹھا خیراں بی بی حال دار البرکات شرقی قادیان۔ گواہ شد مستری محمد دین بقلم خود خاوند موصیہ۔ گواہ شد مستری فیروز الدین قادیان محلہ دار البرکات شرقی ۱۸ ۳/۴۳۔

۶۶۵۲ع میں (مستری) محمد دین ولد گلاب دین صاحب قوم راجپوت پیشہ مسگر عمر ۶۲ سال تاریخ بیعت ۱۸۹۵ء ساکن بھڈیار ڈاکخانہ اٹاری ضلع امرتسر صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸ ۳/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت مبلغ یک صد روپیہ نقد ہے۔ اس کے سوا اور کوئی جائیداد نہیں ہے۔ آج کل بے کار ہوں۔ کوئی کام کروں گا۔ تو اپنی آمدنی کا بھی دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کراتا رہوں گا۔ مذکورہ بالا جائیداد کے بھی دسویں حصے کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی دسویں حصے کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد مستری محمد دین بقلم خود حال قادیان دار البرکات شرقی۔ گواہ شد بقلم خود روشن دین بمقام گاگھڑا کلاں ضلع گجرات۔ گواہ شد مستری فیروز الدین قادیان محلہ دار البرکات شرقی ۱۸ ۳/۴۳۔

۶۶۵۳ع میں مہتاب بی بی بیوہ مستری نور دین صاحب مرحوم قوم کھوکھر پیشہ خانہ داری عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۴ء ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰ ۳/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری جائیداد غیر منقولہ کوئی نہیں۔ منقولہ جائیداد صرف ایک سو روپیہ کا زیور ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی میں بحق صدر انجمن احمدیہ وصیت کرتی ہوں۔ میں اپنی زندگی میں اس رقم مبلغ دس روپیہ کو ادا کردوں گی۔ اگر ادا نہ کرسکی۔ تو پھر میرے زیور سے اس رقم کو وصول کر لیا جاوے۔ علاوہ ازیں اگر وفات کے وقت میری اور کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ متصور ہوگی ۲۰ ۳/۴۳ الامتہ۔ مہتاب بی بی بیوہ مستری نور دین صاحب مرحوم سکنہ محلہ دار الرحمت قادیان نشان انگوٹھا۔ گواہ شد مستری ابراہیم ولد مستری نور دین سکنہ قادیان پسر موصیہ۔ گواہ شد مستری عبد الرحمٰن ولد مستری امام دین مرحوم سکنہ قادیان داماد موصیہ۔

۶۶۵۴ع ۔ میں راجہ محمد اکرم گجراتی ولد بابو فضل الٰہی صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر بیس برس تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ دار البرکات قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۸ رامان ۱۳۲۲ ہش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میں اس وقت Indian air force میں بطور Wireless Operator بمشاہرہ ساٹھ روپیہ پر ملازم ہوں۔ جس کے دسویں حصہ (۱/۱۰) کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت منقولہ یا غیر منقولہ کسی قسم کی کوئی جائیداد نہیں ہے۔ البتہ میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہو۔ اس کے دسویں حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ فقط۔ العبد راجہ محمد اکرم ولد بابو فضل الٰہی صاحب ۸ ۳/۴۳ گواہ شد محمد عبد الکریم عفی عنہ بن حضرت مولوی محمد اسماعیل صاحب مرحوم وائرلیس اوپریٹر آئی۔ اے۔ ایف سکول اندھیری بمبئی۔ گواہ شد محمد امین ولد مولوی محمد صدیق صاحب وائرلیس اوپریٹر اندھیری بمبئی ۸ ۳/۴۳

۶۶۵۵ع ۔ میں محمد امین ولد مولوی محمد صدیق صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر بیس برس تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان دار الرحمت ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۸ رامان ۱۳۲۲ ہش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میں اس وقت Indian air force میں بطور Wire less Operator مبلغ ساٹھ روپے ماہوار پر ملازم ہوں۔ جس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور کرتا ہوں میری منقولہ یا غیر منقولہ کسی قسم کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ البتہ میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہو۔ اس کے دسویں حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ فقط العبد محمد امین ولد مولوی محمد صدیق صاحب گواہ شد راجہ محمد اکرم گجراتی ولد بابو فضل الٰہی صاحب وائرلیس اوپریٹر آئی۔ اے۔ ایف۔ اندھیری بمبئی ۸ ۳/۴۳ گواہ شد محمد عبد الکریم عفی عنہ بن حضرت مولوی محمد اسماعیل صاحب مرحوم رض وائرلیس اوپریٹر آئی۔ اے۔ ایف۔ اندھیری بمبئی ۸ ۳/۴۳ ۔

۶۶۵۶ع میں خواجہ عبد الحمید ولد خواجہ عبد اللہ صاحب قوم نائک پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان محلہ دار الفتوح ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ پندرہ مارچ ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی منقولہ و غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ میری تنخواہ اس وقت بیس روپیہ گیارہ آنہ ہے۔ میں اپنی تنخواہ میں سے دسواں حصہ وصیت کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے ساتھ اپنی تنخواہ میں سے دسواں حصہ بمد وصیت ادا کرکے رسید حاصل کرلیا کروں گا۔ (۲) آج کی تاریخ کے بعد اگر میری کوئی جائیداد ہوجاوے۔ یا میرے مرنے کے بعد میری کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ہوجاوے۔ تو میں اس کے بھی دسویں حصہ کی وصیت صدر انجمن احمدیہ قادیان کے حق میں کرتا ہوں۔ العبد خواجہ عبد الحمید ولد خواجہ عبد اللہ صاحب محلہ دار الفتوح قادیان گواہ شد عبد الستار ولد خواجہ عبد اللہ صاحب محلہ دار الفتوح قادیان۔ گواہ شد خواجہ عبد اللہ صاحب ولد خواجہ گلاب الدین صاحب مرحوم محلہ دار الفتوح قادیان۔

۶۶۵۷ع ۔ میں خواجہ عبد الغفور ولد خواجہ عبد اللہ صاحب قوم نائک پیشہ دوکانداری عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ دار الفتوح قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ پندرہ مارچ ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں۔ میری ماہوار آمدنی مبلغ دس روپیہ کے لگ بھگ ہے۔ میں اپنی آمدنی کا دسواں حصہ وصیت کرتا ہوں۔ جو میں انشاء اللہ العزیز ماہ بماہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے بعد اگر میری کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو میں اس کے بھی دسویں حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ العبد خواجہ عبد الغفور ولد خواجہ عبد اللہ صاحب قوم نائک ساکن محلہ دار الفتوح قادیان۔ گواہ شد خواجہ عبد الحمید ولد خواجہ عبد اللہ صاحب محلہ دار الفتوح قادیان۔ گواہ شد خواجہ عبد اللہ صاحب ولد خواجہ گلاب دین صاحب مرحوم محلہ دار الفتوح قادیان۔

۶۶۵۸ع ۔ میں فاطمہ بی بی زوجہ میاں شیر محمد صاحب حکیم قوم راجپوت پیشہ زندگی عمر ۵۶ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۸ء ساکن سید والہ ڈاکخانہ خاص ضلع شیخوپورہ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ ۴/۴۳ کو حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد منقولہ نہیں ہے۔ مہر کی رقم شامل کرکے کل -/۱۰۰ روپیہ میرے پاس ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں کوئی حصہ اپنی زندگی میں ادا کردوں۔ تو وہ بعد وفات وصیت کی رقم سے منہا ہوگا۔ اگر میری وفات پر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط المرقوم ۲ اپریل ۱۹۴۳ء۔

الامتہ فاطمہ بی بی زوجہ میاں شیر محمد صاحب حکیم نشان انگوٹھا۔ گواہ شد میاں شیر محمد حکیم سید والہ شوہر موصیہ بقلم خود۔

گواہ شد

بقایا دار صاحبان اپنے اپنے بقائے صاف فرما کر ممنون فرمائیں۔

(اللہ بخش سٹیم پریس قادیان میں باہتمام شیخ محمود احمد ایڈیٹر پرنٹر و پبلشر چھپکر تراب منزل قادیان سے شائع ہوا)